﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15

جمعۃ المبارک 18/اپریل 2008ء

12/ربیع الثانی 1429 ہجری قمری ❁ 18/شہادت 1387 ہجری شمسی

شمارہ 16

خدا کی راہ میں زخم

حضرت جندب بن سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ایک انگلی ایک غزوہ میں زخمی ہوگئی تو آپؐ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا:

تُو تو صرف انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی ہے اور دکھ پہنچا ہے۔(مَیں تو سارا وجود خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں)۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد با ب من ینکب فی سبیل اللہ حدیث نمبر 2591)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام﴾

عیسائی تین خدا مانتے ہیں جبکہ یہ تینوں مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ پورے خدا ہیں تو وہ کونسا حساب ہے جس کی رُو سے وہ ایک ہو سکتے ہیں؟

تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف ردّ کرتا ہے بلکہ توریت بھی ردّ کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں۔

یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے دراصل پولوسی مذہب ہے، نہ مسیحی۔ حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی۔

"رہے عیسائی۔ سوان کا یہ حال ہے کہ وہ صریح توحید کے برخلاف عقیدہ* رکھتے ہیں۔ یعنی وہ تین خدا مانتے ہیں۔ یعنی باپؔ۔ بیٹاؔ۔ رُوح القدس۔ اور یہ جواب ان کا سراسر فضول ہے کہ ہم تین کو ایک جانتے ہیں۔ ایسے بیہودہ جواب کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ جبکہ یہ تینوں خدا مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ پورے خدا ہیں تو وہ کونسا حساب ہے جس کے رُو سے وہ ایک ہو سکتے ہیں؟ اس قسم کا حساب کس سکول یا کالج میں پڑھایا جاتا ہے؟ کیا کوئی منطق یا فلاسفی سمجھا سکتی ہے کہ ایسے مستقل تین ایک کیونکر ہو گئے؟ اور اگر کہو کہ یہ راز ہے کہ جو عقلِ انسانی سے برتر ہے تو یہ دھوکا دہی ہے۔ کیونکہ انسانی عقل خوب جانتی ہے کہ اگر تین کو تین کامل خدا کہا گیا تو تین کامل کو بہرحال تین کہنا پڑیگا، نہ ایک۔ اور اس تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف ردّ کرتا ہے بلکہ توریت بھی ردّ کرتی ہے۔ کیونکہ وہ توریت جو موسیٰؑ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں۔ اشارہ تک نہیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اگر توریت میں بھی ان خداؤں کی نسبت تعلیم ہوتی تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ یہودی اس تعلیم کو فراموش کر دیتے۔ کیونکہ اوّل تو یہودیوں کو توحید کی تعلیم کے یاد رکھنے کے لئے سخت تاکید کی گئی تھی یہاں تک کہ حکم تھا کہ ہر ایک یہودی اس تعلیم کو حفظ کر لے اور اپنے گھر کی چوکھٹوں پر اس کو لکھ چھوڑیں اور اپنے بچوں کو سکھا دیں۔ اور پھر علاوہ اس کے اسی توحید کی تعلیم کے یاد دلانے کے لئے متواتر خدا تعالیٰ کے نبی یہودیوں میں آتے رہے اور وہی تعلیم سکھلاتے رہے۔ پس یہ امر بالکل غیر ممکن اور محال تھا کہ یہودی لوگ باوجود اس قدر تاکید اور اس قدر تواتر انبیاء کے تثلیث کی تعلیم کو بھول جاتے اور بجائے اس کے توحید کی تعلیم اپنی کتابوں میں لکھ لیتے اور وہی بچوں کو سکھاتے اور آنے والے صدہا نبی بھی اسی توحید کی تعلیم کو دوبارہ تازہ کرتے۔ ایسا خیال تو سراسر خلاف عقل وقیاس ہے۔ مَیں نے اس بارہ میں خود کوشش کر کے بعض یہودیوں سے حلفاً دریافت کیا تھا کہ توریت میں خدا تعالیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کو کیا تعلیم دی گئی تھی؟ کیا تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی یا کوئی اَور؟ تو اُن یہودیوں نے مجھے خط لکھے جواب تک میرے پاس موجود ہیں اور اُن خطوں میں بیان کیا کہ توریت میں تثلیث کی تعلیم کا نام ونشان نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں توریت کی وہی تعلیم ہے جو قرآن کی تعلیم ہے۔ پس افسوس ہے ایسی قوم پر جو ایسے اعتقاد پر اڑی بیٹھی ہے کہ نہ تو وہ تعلیم توریت میں موجود ہے اور نہ قرآن شریف میں ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں۔ انجیل میں بھی جہاں جہاں تعلیم کا بیان ہے ان تمام مقامات میں تثلیث کی نسبت اشارہ تک نہیں بلکہ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے معاند پادریوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم نہیں۔

اب یہ سوال ہوگا کہ عیسائی مذہب میں تثلیث کہاں سے آئی؟ اس کا جواب محقق عیسائیوں نے یہ دیا ہے کہ یہ تثلیث یونانی عقیدہ سے لی گئی ہے۔ یونانی لوگ تین دیوتاؤں کو مانتے تھے جس طرح ہندو ترے مورتی کے قائل ہیں۔ اور جب پولوس نے یہودیوں کی طرف رُخ کیا اور چونکہ وہ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یونانیوں کو عیسائی مذہب میں داخل کرے اس لئے اُس نے یونانیوں کے خوش کرنے کے لئے بجائے تین دیوتاؤں کے تین اقنوم اس مذہب میں قائم کر دیئے۔ ورنہ حضرت عیسیٰؑ کی بلا کو بھی معلوم نہ تھا کہ اقنوم کس چیز کا نام ہے۔ ان کی تعلیم خدا تعالیٰ کی نسبت تمام نبیوں کی طرح ایک سادہ تعلیم تھی کہ خدا واحد لاشریک ہے۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے دراصل پولوسی مذہب ہے، نہ مسیحی۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور وہ جب تک زندہ رہے خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے اور بعد ان کی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا اور ایک بزرگ انسان تھا توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ اور پولوس نے خواہ مخواہ اس بزرگ سے مخالفت شروع کر دی اور اس کے عقائد صحیحہ کے مخالف تعلیم دینا شروع کیا۔ اور انجام کار پولوس اپنے خیالات میں یہاں تک بڑھا کہ ایک نیا مذہب قائم کیا اور توریت کی پیروی سے اپنی جماعت کو بکلّی علیحدہ کر دیا اور تعلیم دی کہ مسیحی مذہب میں مسیح کے کفارہ کے بعد شریعت کی ضرورت نہیں اور خونِ مسیح گناہوں کے دُور کرنے کیلئے کافی ہے، توریت کی پیروی ضروری نہیں۔ اور پھر ایک اور گند اس مذہب میں ڈال دیا کہ اُن کیلئے سؤر کھانا حلال کر دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح انجیل میں سؤر کو ناپاک قرار دیتے ہیں۔ تبھی تو انجیل میں ان کا قول ہے کہ اپنے موتی سؤروں کے آگے مت پھینکو۔ پس جب پاک تعلیم کا نام حضرت مسیح نے موتی رکھا ہے تو اس مقابلہ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پلید کا نام انہوں نے سؤر رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یونانی سؤر کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ آج کل تمام یورپ کے لوگ سؤر کھاتے ہیں۔ اس لئے پولوس نے یونانیوں کے تالیف قلوب کے لئے سؤر بھی اپنی جماعت کے لئے حلال کر دیا۔ حالانکہ توریت میں لکھا ہے کہ وہ ابدی حرام ہے اور اس کا چھونا بھی ناجائز ہے۔ غرض اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں"۔

---

* "وہ اعتقاد جو قرآن شریف نے سکھایا ہے یہ ہے کہ جیسا کہ خدا نے ارواح کو پیدا کیا ہے ایسا ہی وہ ان کے معدوم کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور انسانی رُوح اس کی موہبت اور فضل سے ابدی حیات پاتی ہے، نہ اپنی ذاتی قوت سے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اپنے خدا کی پوری محبت اور پوری اطاعت اختیار کرتے ہیں اور پورے صدق اور وفاداری سے اُس کے آستانہ پر جھکتے ہیں اُن کو خاص طور پر ایک کامل زندگی بخشی جاتی ہے اور ان کے فطرتی حواس میں بھی بہت تیزی عطا کی جاتی ہے۔ اور ان کی فطرت کو ایک نور بخشا جاتا ہے جس نور کی وجہ سے ایک فوق العادت روحانیت اُن میں جوش مارتی ہے اور تمام روحانی طاقتیں جو دنیا میں وہ رکھتے تھے موت کے بعد بہت وسیع کی جاتی ہیں اور نیز مرنے کے بعد وہ اپنی خداداد مناسبت کی وجہ سے جو حضرت عزّت سے رکھتے ہیں آسمان پر اُٹھائے جاتے ہیں جس کو شریعت کی اصطلاح میں رفع کہتے ہیں۔ لیکن جو مومن نہیں ہیں اور جو خدا تعالیٰ سے صاف تعلقات نہیں رکھتے یہ زندگی ان کو نہیں ملتی اور نہ یہ صفات ان کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ مُردہ کے حکم میں ہوتے ہیں۔ پس اگر خدا تعالیٰ رُوحوں کا پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ اپنے قادرانہ تصرف سے مومن اور غیر مومن میں یہ فرق دکھلا نہ سکتا۔ منہ"

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ372 تا 375مطبوعہ لندن)

اداریہ

مبارک للّٰھی سفر

آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ میں بیان ہے کہ جب کوئی مومن اپنے کسی بھائی کی زیارت اور ملاقات کے لئے محض للہ گھر سے نکلتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی معیت نصیب ہوتی ہے جو اسے بشارت دیتے ہیں کہ تیرا یہ سفر بہت مبارک ہے۔ جب ایک عام مومن کے لئے یہ بشارت ہے تو یقیناً امیر المومنین کے وہ اسفار جو وہ خالصۃً للہ جماعت مومنین کو شرف ملاقات وزیارت بخشنے اور اپنے بابرکت وجود کی ان کے درمیان بنفس نفیس موجودگی کا فیض عطا کرنے کے لئے اختیار فرماتے ہیں وہ سفر عنداللہ کس قدر عظمت اور شان کے حامل اور کس قدر مبارک ہوں گے۔ اسی طرح وہ سب لوگ بھی جو اپنے محبوب امام کی ملاقات وزیارت کا شرف حاصل کرنے اور آپ کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے اور براہ راست آپ کے خطبات و خطابات ومکالمات سے فیضیاب ہونے کی غرض سے ان مراکز تک پہنچنے کے لئے جہاں امیر المومنین ورود فرما ہوں گے جو سفر اختیار کریں گے یقیناً خدا کے فرشتے حسب ارشادات نبی اکرم ﷺ ان سب کو بھی خدا کے فضل سے ان کے سفروں کے مبارک کرنے کی بشارتیں دیں گے۔

صد سالہ خلافت جوبلی کا یہ سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے مختلف تعلیمی، تربیتی، تبلیغی اجتماعات اور متعدد خصوصی پروگرام بڑی کثرت سے ہو رہے ہیں اور افراد جماعت غیر معمولی محبت، اخلاص، جذبہ و جوش کے ساتھ ان میں شرکت کر رہے ہیں۔ جوں جوں ہم اس سال میں آگے بڑھتے جائیں گے ایسے پروگراموں کی تعداد اور وسعت میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ بعض ممالک کے پروگراموں کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے بابرکت وجود سے بنفس نفیس رونق بخشیں گے۔ یقیناً ایسے تمام پروگرام، اجتماعات جن میں حضور ایدہ اللہ خود شرکت فرمائیں گے ان کی عظمت واہمیت کئی چند بڑھ جائے گی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ صد سالہ خلافت جوبلی کے تحت ہونے والے ایسے ہی بعض پروگراموں میں شرکت کے لئے گزشتہ ہفتہ مغربی افریقہ کے تین ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اپریل 2008ء میں خصوصیت سے افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو دعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی ہے کہ وہ ان تمام پروگراموں اور ان للّٰہی سفروں کے عظیم روحانی مقاصد کے حصول میں کامیابی کے لئے بہت دعائیں کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ خلافت احمدیہ کے عشاق پہلے سے ہی ان دعاؤں میں مصروف ہیں اور حضور انور کے خطبہ جمعہ کو سننے کے بعد مزید توجہ اور الحاح کے ساتھ دعائیں کر رہے ہوں گے۔ احباب کی یاد دہانی کے لئے ذیل میں حضور ایدہ اللہ کے اس خطبہ کے بعض اقتباسات پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی ان نصائح پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو اپنے بے پایاں فضلوں سے قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’دو تین دن تک انشاء اللہ تعالیٰ میں بھی ایک سفر شروع کرنے والا ہوں جو مغربی افریقہ کے تین ممالک کا ہے یعنی گھانا، بینن اور نائیجیریا کا۔ ان ملکوں کے پروگرام خلافت جوبلی کے حوالے سے پہلے پروگرام ہیں جن میں مَیں شامل ہونے جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ۔ اب اس کے ساتھ ہی مختلف ممالک میں پروگرام ہونے ہیں۔ بعض ملکوں میں میں شامل ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ سال تقریباً اس لحاظ سے مصروفیت اور سفر کا سال ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی جو گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ پر بارشیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں وہ ہماری عبادتوں کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، ہماری عاجزی کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی طرف ہم پہلے سے زیادہ توجہ دینے والے ہوں اور خاص طور پر میرا ہر سفر اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ دوران سفر بھی حافظ و ناصر ہو اور جس جگہ پہنچیں وہاں بھی اپنی قدرت کے خاص نظارے دکھائے‘‘۔

اسی طرح فرمایا: ’’آج کل کے زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا، اپنے وعدے کے مطابق ایسی سواریاں بھی مہیا فرما دیں جو آسانی سے اور کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اگر انسان اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، اس کی تسبیح کرے کہ میں حقیقی رنگ میں رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا ہو جاؤں اور ان میں شامل ہو جاؤں۔ اور ان میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والا بن جاؤں تو ہر سفر اللہ تعالیٰ کی برکات کو سمیٹنے والا سفر ہوگا‘‘۔

پھر فرمایا: ’’میرے لئے دعا کریں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ میرا ہر سفر اس جذبے اور روح کے ساتھ ہو جب تمام جماعت کی دعاؤں کا دھارا ایک طرف چل رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل پھر کئی گنا بڑھ جاتے ہیں .... اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق بھی دے اور انہیں قبول بھی فرمائے اور ہم ہر قدم پر اس کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے، پردہ پوشی فرمائے۔ ہماری کوئی غلطی، کوئی کمزوری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم سے دور لے جانے والی نہ ہو‘‘۔

حضور انور نے سفر سے متعلق آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث اور دعاؤں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

’’ہم بھی آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی ان دعاؤں کے ساتھ ہی اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان الفاظ کی برکت سے جو اس کے پیارے نبی ﷺ کے منہ سے نکلے، ہمارے سفروں میں بھی آسانی پیدا کر دے۔ ان میں برکت ڈالے اور خیریت سے ان برکات کو ہم سمیٹتے ہوئے واپس لوٹیں۔ وہ برکات جو ہمیں ملیں وہ ایسی برکات ہوں جو ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہوں اور جن جن ملکوں میں جائیں، جن جن جماعتوں میں جائیں یا جہاں جہاں بھی یہ پروگرام ہو رہے ہیں، ہر جگہ ان برکات کا اظہار نظر آتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے جب اس کی توحید کا جھنڈا تمام دنیا میں ہم لہراتا ہوا دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محسن انسانیت ﷺ کے حسن کو ہم بڑی شان وشوکت کے ساتھ تمام دنیا میں چمکتا ہوا دیکھیں‘‘۔

خطبہ کے آخر پر ایک دفعہ پھر حضور نے تاکیداً فرمایا:

’’دوبارہ پھر میں دعا کی درخواست کرتا ہوں اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے بھی دعا کریں اور میرے دوروں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولتا چلا جائے‘‘۔

اے خدا تُو ہمارے پیارے امام کا ہر لمحہ و ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ حضور کی تمام دعاؤں کو غیر معمولی قبولیت کا شرف بخش اور ان دعاؤں کے فیض سے ہم سب کو، تمام اُمّت مسلمہ کو اور تمام بنی نوع انسان کو مالا مال فرما۔ آمین (نصیر احمد قمر)

حَمْدِ ربّ کریم

کچھ ایسے عرش بریں سے کلام کرتا ہے
وہ اپنے سحر سخن سے غلام کرتا ہے
رنگے جو رنگ میں اس کے وہی اَمان میں ہے
وہ آسماں سے اُسی کو سلام کرتا ہے
وہ پھیرتا نہیں خالی کسی بھی سائل کو
رحیم ہے سو کرم وہ مدام کرتا ہے
دلوں پہ سب کے ہے اس کی نگاہِ بے پروا
جسے وہ چاہے اسے شاد کام کرتا ہے
سواد ہجر میں ہر امتحان لیتا ہے
نوید وصل پہ قصّہ تمام کرتا ہے
کسی کے ہاتھ میں دیتا ہے وہ عنان دگر
کسی کو اہل زمیں کا امام کرتا ہے
جو اُس کے واسطے دنیا کو مار دے ٹھوکر
جمیلؔ ایک جہاں اُس کے نام کرتا ہے

(جمیل الرحمٰن۔ ہالینڈ)

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ افریقہ کی مناسبت سے چند دعائیہ اشعار)

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے
ہو لمحہ لمحہ ساعتِ نصرت خدا کرے
سایہ فگن ہو نصرت مولیٰ قدم قدم
’’ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے‘‘
مشکل کوئی بنے نہ کسی جا بھی سدّ راہ
ہرحال میں تمہاری اِعانت خدا کرے
دنیا بگوش ہوش سنے تیری بات کو
اترے دلوں میں تیری نصیحت خدا کرے
رغبت دلوں میں پیدا ہو اسلام کی طرف
دیکھے فلک یہ شانِ فصاحت خدا کرے
دنیا سمٹ کے آئے یوں قدموں تلے ترے
ظاہر ہو تجھ سے ایسی کرامت خدا کرے
فتح و ظفر سے تیرا علَم سر بلند ہو
ہر گام پر ملے تمہیں رِفعت خدا کرے
’’تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ‘‘
ہر دم نصیب اپنی معیّت* خدا کرے
مستِ مئے وفا ہے عطاء المجیب بھی
بڑھتی رہے وفا کی یہ دولت خدا کرے

* اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(عطاء المجیب راشد)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

خلافت حقّہ اسلامیہ

تقریر فرمودہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

بر موقعہ جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1956ء

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ خَوۡ فِھِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُو لٰئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

(سورۃ النور:56)

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسّرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور کئی خلفاء راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اے خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھنے والے مومنو! (چونکہ یہاں خلافت کا ذکر ہے۔ اس لئے اٰمَنُوْا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہوسکتا ہے۔ پس یہ آیت مبائعین کے متعلق ہے۔ غیر مبائعین کے متعلق نہیں کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے) اور اے خلافت حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کیلئے کوشش کرنے والو! تم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم انکے لئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کیلئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا میں جاری رکھے گا۔ اور اگر ان پر کوئی خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کر کے امن کی حالت لے آئیں گے لیکن ہم بھی ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید کو دنیا میں قائم کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ یعنی مشرک مذاہب کی تردید کرتے رہیں گے اور اسلام کی توحید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔

خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا۔ تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا اس لئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے۔ اور شرطیہ وعدہ کیا ہے، اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا۔ میں اگر پیشگوئی کرتا تو مجھ پر الزام ہوتا کہ میری پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی بلکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافۃ ہوگے اور اس کے مطابق عمل کروگے تو پھر میں خلافت کو تم میں قائم رکھوں گا۔ پس اگر خلافت تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافۃ نہیں رہوگے کافر بالخلافۃ ہو جاؤگے اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤگے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤگے اور میرے بھی باغی بن جاؤگے۔

’’خلافت حقّہ اسلامیہ‘‘ کے عنوان کی وجہ

مَیں نے اس مضمون کا ہیڈنگ ’’خلافت حقّہ اسلامیہ‘‘ اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافتِ موسویہ یہود یہ دو حصوں میں تقسیم تھی، ایک دور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا۔ اور ایک دور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لیکر آج تک چلا آرہا ہے اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دور ہیں۔ ایک دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوا۔ اور اس کی ظاہری شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاء اللہ یہ دور قیامت تک رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافۃ قائم رہا اور خلافت کے قیام کے لئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) مَیں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مَا کَانَتۡ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتۡھَا خِلَافَۃ‘‘

(جامع الصغیر للسیوطی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی غیر قومیں آکر مسلمانوں پر حکومت کریں گی جو زبردستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیٰ منھاج النبوۃ ہوگی۔ یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسی ہی خلافت پھر جاری کر دی جائے گی۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی کہ کچھ ان میں سے موسیٰ علیہ السلام کے تابع نبی بنائے اور کچھ ان میں سے بادشاہ بنائے۔ اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے وہ اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ عیسائی اس کے لئے انتخاب کرتے ہیں اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور پوپ کے متبعین اب خراب ہوگئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ پھر اُن سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۔

جس طرح پہلے لوگوں کو مَیں نے خلیفہ بنایا تھا اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی اُسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا میں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعودؑ آجائے گا تو جس طرح مسیح ناصریؑ کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدیؐ سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدیؐ سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدیؐ مسیح کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجنے لگ گئے۔ مگر محمدیؐ مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی ہے بلکہ خود قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا۔ اور میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا جیسا کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی تبھی وہ انعام پائے گی۔ اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا ہزارواں حصہ بھی انجیل میں نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیحؑ ناصری کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے۔

خُذُوا التَّوۡحِیۡدَ التَّوۡحِیۡدَ یَا اَبۡنَاءَ الۡفَارِس

(تذکرہ طبع اوّل صفحہ 232)

اے مسیح موعودؑ اور اس کی ذریّت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گزار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے۔ پھر مُلْکًا عَاضًّا ہوگا۔ پھر ملک جبریہ ہوگا۔ اور اس کے بعد خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ہوگی۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ

’’اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا‘‘۔ (الوصیت صفحہ 6-7)

یعنی اگر تم سیدھے راستہ پر چلتے رہوگے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آوے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔

عیسائیوں کو دیکھ لو گو جھوٹی خلافت ہی سہی انیس سو سال سے وہ اس کو لئے چلے آرہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کو ابھی اڑتالیس سال ہوئے تو کئی بلیاں چھچھڑوں کی خوابیں دیکھنے لگیں اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

’’تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعائیں کرتے رہو‘‘۔ (الوصیت صفحہ 7)

سو تم کو بھی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ! ہم کو مومن بالخلافت رکھیو۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تا کہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوکر اور ایک صف میں کھڑے ہوکر اسلام کی جنگیں ساری دُنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

یہ جو مَیں نے ’’قدرت ثانیہ‘‘ کے معنے خلافت کے کئے ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:۔

’’حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المومنین کُل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ

کے ہاتھ پر بیعت کی...... یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے'' (الخ)

(اخبار بدر 2جون 1908ء)

یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے کہ معتمدین میں سے وہ اس موقعہ پر موجود تھے اور انہوں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

سو ان لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کرلیا کہ یہ جو ''قدرت ثانیہ'' کی پیشگوئی تھی یہ خلافت کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیت میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ تم ''قدرت ثانیہ'' کے لئے دُعائیں کرتے رہو اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ مطابق حکم ''الوصیت'' ہم نے بیعت کی۔ پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ ''الوصیت'' میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ ''خلافت'' کے متعلق تھی۔ اور قدرت ثانیہ سے مراد ''خلافت'' ہی ہے۔

پس حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق خلافت احمدیہ کا اقرار کرلیا۔ پھر حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اوّل کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے ننانوے فیصدی افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کرلینا اس بات کا مزید ثبوت ہوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ ''خلافتِ احمدیہ'' کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

آئندہ انتخاب خلافت کے متعلق طریق کار

چونکہ اس وقت حضرت خلیفہ اوّلؓ کے خاندان میں سے بعض نے اور اُن کے دوستوں نے خلافت احمدیہ کا سوال پھر اٹھایا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس مضمون کے متعلق پھر روشنی ڈالوں۔ اور جماعت کے سامنے ایسی تجاویز پیش کروں جن سے خلافت احمدیہ شرارتوں سے محفوظ ہوجائے۔

مَیں نے اس سے پہلے جماعت کے دوستوں سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلیفہ وقت کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ دوسرا خلیفہ چنے۔ مگر موجودہ فتنہ نے بتادیا ہے کہ یہ طریق درست نہیں۔ کیونکہ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ہم خلیفہ ثانی کے مرنے کے بعد بیعت میاں عبدالمنان کی کریں گے اور کسی کی نہیں کریں گے۔ اس سے پتہ لگا کہ ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ صرف دو تین آدمی ہی اگر کسی کی بیعت کرلیں تو وہ خلیفہ ہوجاتا ہے۔ اور پھر اس سے یہ بھی پتہ لگا کہ جماعت میں خلفشار پیدا ہوسکتا ہے۔ چاہے وہ خلفشار پیدا کرنے والا غلام رسول نمبر 35 جیسا ہی آدمی ہو اور خواہ وہ ڈاہڈا جیسا گمنام آدمی ہی ہو۔ وہ دعویٰ تو یہی کریں گے کہ خلیفہ چنا گیا ہے سو جماعت احمدیہ میں پریشانی پیدا ہوگی۔ اس لئے وہ پرانا طریق جو طول عمل والا ہے مَیں اس کو منسوخ کرتا ہوں۔ اور اس کی بجائے میں اس سے زیادہ قریبی طریقہ پیش کرتا ہوں۔

بے شک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلیفے شہید بھی ہوسکتے ہیں جس طرح حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے اور خلافت ختم بھی کی جاسکتی ہے۔ جس طرح حضرت حسنؓ کے بعد خلافت ختم ہوگئی۔

جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مشروط ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت پر ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کے لئے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے، پیشگوئی نہیں۔ اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسنؓ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے اس لئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ امام حسنؓ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا۔ اور باوجود خلافت کے ختم ہوجانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ وہی صورت اب بھی ہوگی۔ اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کیلئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی۔

جس طرح عیسائیوں میں پوپ کی شکل میں اب تک قائم ہے گو وہ بگڑ گئی ہے۔ میں نے بتادیا ہے کہ اس کے بگڑنے کا احمدیت پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ مگر بہرحال اس فساد سے اتنا پتہ لگ جاتا ہے کہ شیطان ابھی مایوس نہیں ہوا۔ پہلے تو شیطان نے پیغامیوں کی جماعت بنائی لیکن بیالیس سال کے انتظار کے بعد اس باسی کڑھی میں پھر اُبال آیا اور وہ بھی لگے مولوی عبدالمنان اور عبدالوہاب کی تائید میں مضمون لکھنے اور ان میں سے ایک شخص محمد حسین چیمہ نے بھی ایک مضمون شائع کیا ہے کہ ہمارا انظام اور ہمارا سٹیج اور ہماری جماعت تمہاری مدد کے لئے تیار ہے شاباش! ہمت کرکے کھڑے رہو۔ مرزا محمود سے دبنا نہیں۔ اس کی خلافت کے پردے چاک کرکے رکھ دو۔ ہماری مدد تمہارے ساتھ ہے۔ کوئی اس سے پوچھے کہ تم نے مولوی محمد علی صاحب کو کیا مدد دے لی تھی۔ آخر مولوی محمد علی صاحب بھی تمہارے لیڈر تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بھی لیڈر تھے ان کی تم نے کیا مدد کرلی تھی جو آج عبدالمنان اور عبد الوہاب کی کرلوگے۔ پس یہ باتیں محض ڈھکوسلے ہیں۔ ان سے صرف ہم کو ہوشیار کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مطمئن نہ ہوجانا اور یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ چونکہ خلافت قائم کیا کرتا ہے اس لئے کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔ تمہارے زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہورہے ہیں اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفنگے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کرکے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہوگیا ہے۔

پس اسلامی طریق پر جو کہ مَیں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کے لئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ شوریٰ انتخاب کرے بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظرثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زائد کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہئے کہ صحابیت کا سرٹیفکیٹ دیدے اور جامعۃ المبشرین کا پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت ہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اس کا انتخاب کریں۔

اسی طرح نظرثانی کرتے وقت میں یہ امر بھی بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری کے امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں۔ اسی طرح ایسے تمام مبلغ جو ایک سال تک غیر ملک میں کام کرآئے ہیں اور بعد میں سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو۔ ایسے مبلغوں کی لسٹ شائع کرنا مجلس تحریک کا کام ہوگا۔ اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم سے کم ایک سال کام کیا ہو۔ ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔

مگر شرط یہ ہوگی کہ اگر وہ موقعہ پر پہنچ جائیں۔ سیکرٹری شوریٰ تمام ملک میں اطلاع دیدے کہ فوراً پہنچ جاؤ۔ اس کے بعد جو نہ پہنچے اس کا اپنا قصور ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری خلافت کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ نہ یہ عذر سنا جائے گا کہ وقت پر اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ پہنچیں۔ سیکرٹری شوریٰ کا کام ان کو لانا نہیں ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ ایک اعلان کردے اور اگر سیکرٹری شوریٰ کہے کہ میں نے اعلان کردیا تھا تو وہ انتخاب جائز سمجھا جائے گا۔ ان لوگوں کا یہ کہہ دینا یا ان میں سے کسی کا یہ کہہ دینا کہ مجھے اطلاع نہیں پہنچ سکی اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی، نہ قانوناً نہ شرعاً۔ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کیلئے قابل قبول ہوگا اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا۔ **اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔** پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس لئے اسے ڈرنا نہیں چاہئے۔

جب مجھے خلیفہ چنا گیا تھا تو سلسلہ کے بڑے بڑے لیڈر سارے مخالف ہوگئے تھے اور خزانہ میں کل اٹھارہ آنے تھے۔ اب تم بتاؤ اٹھارہ آنے میں ہم تم کو ایک ناشتہ بھی دے سکتے ہیں؟ پھر خدا تعالیٰ تم کو کھینچ کر لے آیا۔ اور یا تو یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر صرف بارہ سو آدمی جمع ہوئے تھے اور یا آج کی رپورٹ یہ ہے کہ ربوہ کے آدمیوں کو ملا کر اس وقت جلسہ مردانہ اور زنانہ میں پچپن ہزار تعداد ہے۔ آج رات کو 43 ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ بارہ ہزار ربوہ والے ملا لئے جائیں تو 55 ہزار ہوجاتا ہے پس عورتوں اور مردوں کو ملا کر اس وقت ہماری تعداد 55 ہزار ہے۔ اُس وقت بارہ سو تھی۔ یہ پچپن ہزار کہاں سے آئے؟ خدا ہی لایا۔

پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوجائے گا تو منان وہاب اور پیغامی کیا چیز ہیں؟ اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکرلیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں گی (نعرہ ہائے تکبیر)

جماعت احمدیہ کو حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اولاد سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ **جماعت احمدیہ کو خدا کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی۔ اور دنیا میں کسی شریر کو جو کہ خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔**

اب یہ دیکھ لو ابھی تم نے گواہیاں سن لی ہیں کہ عبدالوہاب احراریوں کو مل کر قادیان کی خبریں سنایا کرتا تھا۔ اور پھر تم نے یہ بھی سن لیا ہے کہ کس طرح پیغامیوں کے ساتھ ان لوگوں کے تعلقات ہیں۔ سو اگر خدانخواستہ ان لوگوں کی تدبیر کامیاب ہوجائے تو اس کے معنے یہ تھے کہ بیالیس سال کی لڑائی کے بعد تم لوگ احراریوں اور پیغامیوں کے نیچے آجاتے۔ تم بظاہر اس کو چھوٹی بات سمجھتے ہو لیکن یہ چھوٹی بات نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ اگر خدانخواستہ ان کی سکیم کامیاب ہوجاتی تو جماعت احمدیہ مبائعین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی اور اس کے لیڈر ہوتے مولوی صدرالدین۔ اور عبدالرحمٰن مصری۔ اور ان کے لیڈر ہوتے مولوی داؤد غزنوی اور عطاء اللہ شاہ بخاری۔ اب تم بتاؤ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور داؤد غزنوی اگر تمہارے لیڈر ہوجائیں تو تمہارا دنیا میں کوئی ٹھکانہ رہ جائے۔ تمہارا ٹھکانہ تو تبھی رہتا ہے جب مبائعین میں سے خلیفہ ہو اور قرآن مجید نے شرط لگائی ہے مِنۡکُمۡ کی یعنی وہ مبائعین میں سے ہونا چاہئے اس پر کسی غیر مبائع یا احراری کا اثر نہیں ہونا چاہئے۔ اگر غیر مبائع اور احراری کا اثر ہو تو پھر وہ نہ مِنۡکُمۡ ہوسکتا ہے اور نہ خلیفہ ہوسکتا ہے۔

پس ایک تو مَیں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جب بھی وہ وقت آئے آخر انسان کے لئے کوئی دن آنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی میں نے حوالہ سنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج دشمن قرآن اور آنحضرت ﷺ کے نام پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی یہ کوشش سوائے اس کے بدانجام کے اس کو کوئی بھی نتیجہ نہیں دلا سکتی۔

اس کی اس مذموم کوشش کے نتیجہ میں ہم احمدی یہ عہد کریں کہ آنحضرت ﷺ پر کروڑوں اربوں دفعہ درود بھیجیں اور بھیجتے چلے جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کے چہرے کی روشنی اور چمک دمک پہلے سے بڑھ کر دنیا پر ظاہر ہو۔

یہ اللہ تعالیٰ کی رفیق ذات ہے جو اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے، ان کو ہر نقصان سے بچاتے ہوئے ان کے فائدے کے راستے دکھاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رفیق کے تعلق میں قرآن مجید واحادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالے سے پُرمعارف نصائح

سنگو (ضلع پشاور۔ پاکستان) میں مکرم ڈاکٹر محمد سرور خان صاحب کی شہادت کا تذکرہ اور شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 28/مارچ 2008ء بمطابق 28/امان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رفیق ہے۔ حلیم اور رفیق کے ایک معنی مشترک بھی ہیں یعنی نرمی کرنے والا اور مہربانی کرنے والا۔ رفیق کے ایک معنی ساتھی کے بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اہل لغت نے اس کے اور بھی کئی معنے لئے ہیں۔ ایک معنی اس کے ہیں کہ نقصان نہ پہنچانے والا۔ نہ صرف نقصان نہ پہنچانے والا بلکہ نفع اور فائدہ پہنچانے والا، ہمدردی کرنے والا، رحم کرنے والا، اپنا کام ہر سقم سے پاک اور اعلیٰ کرنے والا اور ساتھیوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک کرنے والا اور وہ جس سے مدد لی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ادراک بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا۔ 9 ستمبر 1903ء کو آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے، خوش رہو۔ پھر کیونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا (اُن دنوں میں طاعون کی وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی) تو اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا وِرد کیا جائے۔ يَاحَفِيْظُ، يَاعَزِيْزُ، يَا رَفِيْقُ یہ تین نام بتائے گئے"۔ آپ نے فرمایا کہ "رفیق خدا کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی رفیق ذات ہے جو اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے، اُن کو ہر نقصان سے بچاتے ہوئے، ان کے فائدے کے راستے دکھاتی ہے اور اس کے کام جو ہیں وہ ہر سقم سے پاک ہیں۔ وہ اپنے بندوں کے لئے ایک بہترین ساتھی ہے جو ہر لمحہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی بندوں کی مدد کرتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مجھے کسی شے میں اس قدر تردّد نہیں ہوتا جس قدر کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جان لینا چاہتا ہے مگر اسے مہلت دے دیتا ہے کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99۔جدید ایڈیشن)

پس ایک تو عام لوگ ہیں وہ جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی صفت رفیق کے تحت اس کی نرمی اور مہربانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ایک اللہ تعالیٰ کے وہ خالص بندے ہیں جو خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے اور اس کو رفیقِ اعلیٰ سمجھنے والے ہیں جس کا سب سے اعلیٰ نمونہ دنیا میں ہم نے آنحضرت ﷺ کی ذات میں دیکھا ہے جنہوں نے اس رفیق اعلیٰ کی صفت کے جتنے بھی معنی بنتے ہیں ان کا فیض پایا ہے۔ لیکن پھر بھی اس رفیق اعلیٰ کے پاس جانے کی تڑپ تھی۔ تبھی وصال کے وقت یہ الفاظ بار بار آپ کے مبارک منہ سے نکلتے تھے کہ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ اور یہ اُسوہ ہے جو آپؐ نے قائم فرمایا تا کہ ہم بھی دنیا پر نظر رکھنے کی بجائے رفیقِ اعلیٰ پر نظر رکھنے والے ہوں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کے تحت کیسا اعلیٰ رفیق اور ساتھی بنتا ہے اور مشکلات سے نکالتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی اس صفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے الہاماً فرمایا تھا۔ لیکن اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں اُس رفیق کی توجہ حاصل کرنے کے لئے، اس کو جذب کرنے کے لئے، اس کی صفت کو اپنانا ہو گا۔

آج جبکہ اسلام مخالف طاقتیں پھر سے سرگرم ہونے کی کوشش کر رہی ہیں، ایک ہی رفیق ہے جس کے ساتھ رہ کر ہم اپنی بچت کے سامان کر سکتے ہیں اور ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ پر تشدد کی تعلیم کے حوالے سے حملے ہو رہے ہیں اور آج کے دن تو خاص طور پر دشمن اسلام کا بڑا گھٹیا اور ذلیل ارادہ ہے بلکہ یہ اس کا ارادہ تھا۔ تو آج 28/ مارچ کو ہالینڈ کا جو ایم پی وِلڈر (Wilder) ہے اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ مَیں ایک فلم قرآن اور اسلام کے بارے میں جاری کروں گا لیکن اُس نے یہ فلم کل 27/ مارچ کو ہی جاری کر دی ہے اور ایک چھوٹے ٹی وی چینل نے اس کا کچھ حصہ دیا بھی ہے، پھر انٹرنیٹ پر بھی اس نے دے دی ہے۔ جو بڑے ٹی وی چینل تھے انہوں نے تو اس کو لینے سے انکار کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ ان لوگوں کو عقل آئی رہے اور وہ انکار ہی کرتے رہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اس نے انٹرنیٹ پر اس کو جاری کیا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پچھلے خطبات میں بتایا تھا کہ اس نے کسی کے پوچھنے پر یہ اعتراض کیا تھا کہ سورۃ محمدؐ کی آیت 5 کہ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔ حَتّٰی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْھُمْ فَشُدُّوْا الْوَثَاقَ (محمد:5) پس جب تم ان لوگوں سے بھڑ جاؤ جنہوں نے کفر کیا تو گردنوں پر وار کرو یہاں تک کہ جب تم ان کا بکثرت خون بہا لو تو مضبوطی سے بندھن کسو۔

یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ بہت پرانا اعتراض ہے، مَیں نے پہلے بھی یہ ذکر کیا تھا کہ جنگوں میں یہ لوگ کیا کچھ نہیں کرتے لیکن شرارت ہے اس لئے کہ اس آیت کا جو اگلا حصہ ہے وہ بیان نہیں کرتا کہ جب جنگ ختم ہو جائے تو احسان کرتے ہوئے یا فدیہ لے کر جن کو قیدی بنایا ہے ان کو چھوڑ دو۔ اصل میں تو یہ حکم اس لئے ہے کہ اسلام اس قدر نرمی اور دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے کہ تعلیم کا یہ حصہ بتانا بھی ضروری تھا اور یہی کامل تعلیم کا کمال ہے کہ حالات کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ نہ تو اتنی سختی سے بدلے کا حکم ہے کہ ہر بات کا بدلہ دیا جائے اور انسانوں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جائے۔ نہ ہی اتنی نرمی کا حکم ہے کہ اگر ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ جس پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ اور اس تعلیم کو ماننے والے سب سے زیادہ بدلے لیتے ہیں۔ یہ ولڈر (Wilder) جو اس تعلیم کا پیروکار ہے، اس کو اپنے گریبان میں بھی کچھ جھانکنا چاہئے کہ وہ کس حد تک اپنی تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔

بہرحال اس وقت مَیں قرآن کریم کی اس تعلیم کا ذکر کروں گا اور وہ چند آیات سامنے رکھوں گا جس سے اسلام کے رِفق، حِلم اور عفو کی تعلیم کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ احمدی عموماً درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ کئی خط مجھے آتے ہیں جن میں اس کے فیض کا بھی ذکر ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھا اور یہ یہ فیض ہم نے پایا۔ خلافت جوبلی کی دعاؤں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا تسبیح، تحمید اور درود جس میں ہے، وہ بھی شامل ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اسی طرح مکمل درود شریف جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں وہ بھی دعاؤں میں شامل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اور ایک خاص تعداد میں جوبلی کی دعاؤں میں اس کو بھی پڑھنے کے لئے کہا ہوا ہے اور یہ تعداد صرف عادت ڈالنے کے لئے ہے۔ بہرحال احمدی جیسا کہ مَیں نے کہا درود پڑھتے ہیں اور اس طرف توجہ ہے اور احمدی کو یہ توجہ اس لئے ہے کہ اس زمانے میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی اور اس میں خاص طور پر درود شریف کی اہمیت کا بھی ہمیں بتایا ہے جیسا کہ آپ نے مختلف جگہوں پر جماعت کو اس کی تلقین کی۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے، بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں، اوّل اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی (آل عمران:32)‘‘۔ (یعنی اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری یعنی رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرو۔) ’’دوم یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57)‘‘ (کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم اس نبی پر درود اور سلام بھیجتے رہا کرو)۔ اور ’’سوم مَوھبتِ اِلٰھی۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے۔ اس کے ذریعے سے بخشش ہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں)۔

(رسالہ ریویو، اردو۔ جلد 3 نمبر 1 صفحہ 14-15)

پس جب تک درود پر توجہ رہے گی تو اس برکت سے جماعت کی ترقی اور خلافت سے تعلق اور اس کی حفاظت کا انتظام رہے گا۔ لیکن اس وقت جو مَیں نے کہا ہے اور خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اس وقت خاص طور پر اس حوالے سے درود پڑھیں کہ آج دشمن، قرآن اور آنحضرت ﷺ کے نام پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی یہ کوشش سوائے اس کے بدانجام کے اس کو کوئی بھی نتیجہ نہیں دلا سکتی۔ لیکن اس کی اس مذموم کوشش کے نتیجہ میں ہم احمدی یہ عہد کریں کہ آنحضرت ﷺ پر کروڑوں اور اربوں دفعہ درود بھیجیں۔ جماعت جب من حیث الجماعت دُرود بھیجتی ہے یا ایک وقت میں بھیجے گی تو اس کی تعداد کروڑوں تک پہنچ جائے گی اور نہ صرف آج بلکہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی توجہ سے ہم آپؐ پر دُرود بھیجتے چلے جائیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے اور اس دُرود کو قبول فرمائے جس کے پڑھنے کا خود اس نے حکم دیا ہے اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کے چہرے کی روشنی اور چمک دمک پہلے سے بڑھ کر دنیا پر ظاہر ہو۔

پس آج جب دشمن اپنی دریدہ دہنی اور بدارادوں میں تمام حدیں پھلانگ رہا ہے تو ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اسوہ پر عمل کرتے ہوئے کہ ؎

عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں اس درود کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ ﷺ کے نام کو، قرآن کریم کی تعلیم کو روشن تر کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق دے۔ اپنے آپ کو ہم اس رفیق اعلیٰ میں جذب کرنے والے بن جائیں جو اپنے ساتھیوں کو نہ صرف نقصان سے بچاتا ہے بلکہ ترقیات سے نوازتا ہے۔ پس کیونکہ یہ زمانہ اور آئندہ آنے والا تا قیامت کا زمانہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم یہ دعا کریں کہ اے اللہ! آخری فتح تو یقیناً حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے لیکن ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے زمانے میں لے آ۔

ہالینڈ کی جماعت کو اس شخص، ’وِلڈر (Wilder) ایم پی‘ پر یہ بات واضح کر دینی چاہئے کہ بے شک ہم قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے اور نہ ہی کبھی ہم قانون اپنے ہاتھ میں لے کر تم سے بدلہ لیں گے۔ لیکن ہم اُس خدا کو ماننے والے ہیں جو حد سے بڑھے ہوؤں کو پکڑتا ہے۔ اگر اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کی پکڑ کے نیچے آ سکتے ہو۔ پس خدا کا خوف کرتے ہوئے اپنی حالت کو بدلو۔ بے شک ہم تو خدا کے ماننے والے ہیں، اس خدا کے ماننے والے ہیں جو رفیق ہے اور اس صفت کے تحت وہ مہربانی کرنے والا بھی ہے، ہمدردی کرنے والا بھی ہے، رحم کرنے والا بھی ہے، نقصان سے بچانے والا بھی ہے اور امن سے رکھنے والا بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہونے کی کوشش کرتے ہوئے ہم تمہاری ہمدردی اور تمہیں بچانے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ اپنی حالت بدلو۔ یہ ایک آخری کوشش ہے۔ اس کے بعد اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْن کے حکم کے تحت ہم معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں اور وہ اپنے نبی ﷺ کے دین کی عزت و توقیر قائم کرنا جانتا ہے اور خوب جانتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خُلق مجسّم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور ﷺ کے مخالف آپؐ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپؐ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 592۔ زیر سورۃ الاعراف آیت 200)

آج بھی محمد رسول اللہ ﷺ کا خدا زندہ خدا ہے۔ اپنی مذموم کوششوں میں دشمن کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ۔ بلکہ ذلیل و خوار ہو گا۔ لیکن ہمارے سپرد جو کام ہے وہ کرتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔ دنیا کو امن دینے کے لئے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے، دنیاوی ہمدردی کے لئے نرمی سے اپنا پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے اور نرمی کا مظاہرہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ ہمیں قرآن کریم میں کیا حکم دیتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الشوریٰ کی آیت 41 میں فرماتا ہے کہ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ لَایُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (الشوریٰ:41) اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کر دے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بدی کی جزاء اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخش دے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو، کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو یعنی عین عفو کے محل پر ہو، نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خوانخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اَور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے۔ آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو وہی کرو۔ افراد انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں یہاں تک کہ دادوں، پڑدادوں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسا ہی بعض لوگ عفو اور درگزر کی عادت کو انتہا تک پہنچنے دیتے ہیں اور بسا اوقات اس عادت کے افراد سے دیّوسی تک

نوبت پہنچ جاتی ہے اور ایسے قابل شرم حِلم اور عفو اور درگزر ان سے صادر ہوتے ہیں جو سراسر حمیّت اور غیرت اور عفت کے برخلاف ہوتے ہیں بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہیں۔ اور ایسے عفو اور درگزر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اٹھتے ہیں۔ انہیں خرابیوں کے لحاظ سے قرآن کریم میں ہر ایک خُلق کے لئے محل اور موقع کی شرط لگا دی ہے اور ایسے خُلق کو منظور نہیں کیا جو بے محل صادر ہو۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351-352 مطبوعہ لندن)

پس یہ ہے اسلامی تعلیم جس پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوتا ہے۔ جنگوں میں جنگ کی حالت ہے تو جس وقت تک جنگ کی حالت ہے اس وقت تک کیونکہ دشمن حملہ آور ہے اس لئے اس کا سختی سے جواب دو۔ لیکن جب جنگ ختم ہو جائے تو پھر ظلم نہیں کرنا۔ قیدیوں کو رہا کرنا ہے۔ پھر اس کے علاوہ اگر معاشرتی مسائل ہیں تو ان کی اصلاح کے لئے بھی یہ دیکھو کہ سختی سے اصلاح ہوتی ہے یا نرمی سے۔ اگر کسی مجرم کو معاف کرنے سے، اس سے نرمی سے پیش آنے سے، اس کی ہمدردی کرنے سے یہ یقین ہو کہ اس کی اصلاح ہو جائے گی اور جو جرم اُس نے کیا ہے وہ مجبوری کی حالت میں کیا ہے، عادی مجرم نہیں ہے تو پھر معاف کرنا بہتر ہوتا ہے کہ اِس سے اصلاح ہوتی ہے۔ لیکن اگر عادی مجرم ہو تو اس کو اگر معاف کرتے چلے جائیں تو پھر معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کا بہترین ساتھی ہے، اپنے ان بندوں کا جو عباد الرحمٰن ہیں، جو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں، جو اس کی عبادت میں طاق ہیں، ان کے لئے پھر اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کرتا ہے جو دوسروں کے شر اور نقصان سے ان کو بچائیں۔ ان کو مشکلات سے نکالتا ہے جیسا کہ بیماری کی تکلیف سے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً بھی اس صفت کا اظہار کر دیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا مقصد اصلاح ہو۔ اور اس مقصد سے اگر باہر نکلتے ہو تو پھر مقصد نیک نہیں ہے بلکہ ظلم بن جاتا ہے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ کے بندے تو ظلم کا خاتمہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

سورۃ شوریٰ کی جو آیت میں نے پڑھی ہے، اس کی اگلی آیات میں مزید کھول کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا ذکر ہوا ہے۔ فرماتا ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ (الشوریٰ:42) اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم کے بعد بدلہ لیتا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر کوئی الزام نہیں۔ فرمایا اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِالْحَقِّ۔ اُوْلٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (الشوریٰ:43) الزام تو صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی سے کام لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ فرماتا ہے۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الشوریٰ:44) اور جو صبر کرے اور بخش دے تو یقیناً یہ اولوالعزم باتوں میں سے ہے۔ پہلی بات تو یہاں یہ واضح ہو کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بدلہ لینے کی اجازت ہے تو قانون اپنے ہاتھ میں لے کر جس طرح چاہو بدلے لے لو۔ اگر مسلمان بھی یہ سمجھیں تو وہ جن کو قرآن کریم کا علم ہے اس کی صحیح حقیقت سمجھتے ہیں لیکن دشمن چونکہ اعتراض کرنے والا ہوتا ہے وہ ان باتوں میں بھی اعتراض نکال لیتا ہے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اُوْلُوْالْاَمْرِ کے پاس جاؤ۔ اللہ اور رسول کے بعد اُوْلُوْالْاَمْرِ کا حکم مانو۔ اس لئے فی زمانہ جو بدلہ لینے کی بات ہو رہی ہے تو اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ قانون کے ذریعہ سے جو بھی بدلہ لینا ہے وہ لو۔ قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے اس سے تو ظلم کے اور دروازے کھلیں گے۔

پس ظلم کا بدلہ اور دفاع قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے لینے کی اجازت ہے اور اسلام کی تعلیم نہ ہی تصوراتی ہے، نہ ایسی ہے جس پر عمل نہ کیا جاسکے۔ ہاں اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دشمن بجائے اس کے سمجھنے کے اور اور رنگ میں اس کی وضاحتیں کرتا ہے۔ پس اسلام ایک عملی شکل پیش کرتا ہے کہ ہر ایک شخص میں معاف کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا، اس لئے تم اپنے پر ظلم ہونے پر اپنا دفاع کر سکتے ہو لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر پکڑتا ہے تو انہیں پکڑتا ہے جو بغیر وجہ کے ظلم کرتے ہیں اور ظلم کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں ہر قسم کے اخلاقی، جذباتی، معاشی، معاشرتی، مذہبی وغیرہ حقوق شامل ہیں۔ اور یہ لوگ جو حقوق غصب کرنے والے ہیں یہ معاشرے کا امن برباد کرنے والے ہیں اور دوسروں کو بلاوجہ نقصان پہنچانے والے ہیں بلکہ (ان کا) یہ (عمل) سرکشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت ہے۔ ایسے لوگ اگر اپنے ملک کے قانون کی وجہ سے ان ظلموں کے کرنے کے باوجود بچ جاتے ہیں جیسے یہاں آجکل یورپ میں آزادیٔ خیال کے نام پر دوسروں کے جذبات اور مذہبی خیالات یا مذہبی تعلیم سے کھیلنے کی اجازت ہے۔ لیکن ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب طاقتوں کا مالک ایک خدا ہے جس کے حضور ہر ایک نے حاضر ہونا ہے۔ اس نے سرکشوں کے لئے اگلے جہان میں دردناک عذاب مقدر کر رکھا ہے۔

پھر دیکھیں قرآنی احکامات میں برداشت کی انتہا۔ جبکہ الزام لگانے والے الزام یہ لگاتے ہیں کہ اس میں صبر کی تعلیم نہیں ہے۔ برداشت کی تعلیم نہیں ہے۔ ان آیات میں جو مَیں نے پڑھی ہیں، آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک تم بدلہ لینے اور اپنا نقصان پورا کرنے کا حق رکھتے ہو لیکن اعلیٰ ترین اخلاق یہ ہیں کہ تم صبر کرو اور دوسرے کو معاف کرو۔ ان کی بہتری کے لئے کوشش کرو اگر معاف کرنے سے بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اس کی اعلیٰ ترین مثال آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہمیں نظر آتی ہے اور تاریخ نے اسے محفوظ کیا ہے۔ مستشرقین بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ جب ایک یہودیہ نے آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کی تو آپؐ نے اس کو معاف کیا اور کئی مواقع آئے جب آپؐ اپنے پر ظلم کرنے والوں کو معاف کرتے چلے گئے۔ جیسا کہ مَیں نے جو ابھی اقتباس پڑھا ہے اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ پھر اس کی انتہاء فتح مکّہ کے وقت ہوئی۔ جب اپنے پیارے ساتھیوں پر ظلم کرنے والوں کو، اپنے پر ظلم کرنے والوں کو تمام اختیارات اور طاقت آنے کے باوجود لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہہ کر معاف کر دیا۔ اب بھی دشمن کہتے ہیں کہ اسلام کے احکامات میں سختی ہے اور کوئی انسانی ہمدردی نہیں اور آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ رِفق اور حِلم کے نام کی کوئی چیز نہیں جانتے تھے۔ آپؐ تو اپنی جان کو اس بات سے ہی ہلاک کر رہے تھے کہ یہ لوگ جو شرک کرنے والے ہیں، جو ایک خدا کی عبادت نہ کرنے والے ہیں، اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے نہ آجائیں۔ اپنے ان ظلموں کی وجہ سے جو یہ لوگ آپؐ پر اور آپؐ کے ماننے والوں پر کر رہے تھے کہیں اللہ تعالیٰ کا دردناک عذاب ان کو پکڑ نہ لے۔ آپؐ کی اس صفت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُوْمِنِیْنَ (الشعراء:4) کہ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کفار کے ایمان لانے کے لئے اس قدر جانکاہی اور سوز و گداز سے دعا کرتے تھے کہ اندیشہ تھا کہ آنحضرت ﷺ اس غم سے خود ہلاک نہ ہو جاویں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے لئے اس قدر غم نہ کر اور اس قدر اپنے دل کو دردوں کا نشانہ مت بنا۔ کیونکہ یہ لوگ ایمان لانے سے لاپرواہ ہیں اور ان کے اغراض اور مقاصد اور ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اے نبی (علیہ السلام) جس قدر تُو عقد ہمت اور کامل توجہ اور سوز و گداز اور اپنی روح کو مشقت میں ڈالنے سے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرتا ہے تیری دعاؤں کے پُر تاثیر ہونے میں کچھ کمی نہیں ہے۔ لیکن شرط قبولیت دعا یہ ہے کہ جس کے حق میں دعا کی جاتی ہے سخت متعصب اور لاپرواہ اور گندی فطرت کا انسان نہ ہو، ورنہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۔روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 226 مطبوعہ لندن)

آنحضرت ﷺ کا تو لوگوں کی ہمدردی میں یہ اُسوہ تھا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں نعوذ باللہ ظلم اور سختی کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ کیا جنگجو فطرت رکھنے والا اپنے آپ کو اس طرح ہلاکت میں ڈالتا ہے؟ کیا اَنا رکھنے والا اور بدلے لینے والا اپنے پر ظلم کرنے والوں کو اس طرح کھلے دل سے معاف کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان عقل کے اندھوں کو آنکھوں کی روشنی عطا فرمائے لیکن ہمارا کام اُسوۂ رسول اللہ ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا کی بھلائی کے لئے دعا کرنا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو، بدفطرتوں سے علیحدہ کر دے۔ دنیا جس طرح غلاظتوں میں پڑی ہوئی ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہونا ہے۔ لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے آقا و مطاع ﷺ کے اُسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا کی بھلائی اور بہتری کے لئے دعا کریں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:108) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آیت کا یہ حصہ ’’اس وقت آنحضرت ﷺ پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر ایک قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے اخلاق، صبر، نرمی اور نیز مار، ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی۔ مال دینے میں، نرمی برتنے میں، عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپؐ نے کوئی فرق نہیں رکھا۔ اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے ماں ایک وقت بچے کو مار سے ڈراتی ہے وہ بھی آپؐ نے برت لیا تو مار بھی ایک خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا اُن کو اس طریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 297)

پس آپؐ مجسّم رحم تھے اور آپؐ کا ہر عمل اور ہر نصیحت اس لئے تھی کہ دنیا خدا تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے والی بنے۔ وہ ہستی جس کا ہر فعل اور عمل دنیا کے لئے رحمت اور ہمدردی ہو، اس ذات کے بارے میں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ وہ ظلم کی تعلیم لائے تھے کتنا بڑا ظلم ہے۔

اس وقت میں بعض احادیث پیش کرتا ہوں جس میں آپؐ کی ہمدردی، نرمی اور رفق کے لئے تڑپ کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو اور تم بشارت دینے والے بنو، نہ کہ نفرت پیدا کرنے والے۔ (بخاری ۔کتاب العلم۔ باب ما کان النبی ﷺ یتخوله بالموعظة والعلم حدیث نمبر 69)۔ جب آپؐ یہ نصیحت فرماتے تھے تو خود سب سے بڑھ کر اس پر عمل فرماتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے ملازمین سے کہتا کہ اس سے صرف نظر کرو تا کہ اللہ بھی ہم سے صرف نظر کرے۔ (قرض کا زیادہ مطالبہ نہیں کرتا تھا) اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس سے صرف نظر کیا۔ (بخاری۔ کتاب البیوع۔ باب من انظر معسرا حدیث نمبر 2078)۔ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں سے پھر خاص سلوک فرماتا ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا بندہ لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟.... وہ جواب دے گا کہ...... اے میرے ربّ! تو نے مجھے اپنا مال دیا میں لوگوں سے خرید و فروخت اور لین دین کرتا تھا اور درگزر کرنا اور نرم سلوک کرنا میری عادت تھی۔ مَیں خوشحال اور صاحب استطاعت سے آسانی اور سہولت کا رویہ اختیار کرتا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ مَیں اپنے بندے سے درگزر سے کام لوں، میرے بندے سے درگزر کرو۔ (مسلم کتاب المساقاة باب فضل انظار المعسر 3887)۔ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے بھوکے ہوتے تھے۔ اس لئے لوگوں سے بھی نرمی اور رفق کا سلوک کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نرمی جس کسی کام میں بھی ہو تو وہ اسے خوبصورت کر دیا کرتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال لی جائے تو وہ اسے خراب کر دیتی ہے۔ (صحیح مسلم ۔کتاب البر والصلة والاداب ۔باب فضل الرفق۔ حدیث:6497)

جیسا کہ ہم نے پہلی حدیث میں بھی دیکھا تھا اس نرمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بھی نرمی کرتا ہے، اپنی مخلوق سے بھی نرمی کرتا ہے اور اسی سلوک کی وجہ سے بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا مَیں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے، ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور ان کو سہولت دینے والا ہے۔

(سنن ترمذی۔ صفة القیمة۔ باب نمبر 110/45۔ حدیث نمبر 2488)

پھر ایک جگہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں جو رفق اور نرمی سے محروم رہا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم رہا۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الرفق۔ حدیث نمبر6493)

پھر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور وہ رِفق کو پسند فرماتا ہے اور وہ رِفق پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے علاوہ وہ کسی اور شے پر عطا کرتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الرفق۔ حدیث نمبر 6496)

تو آنحضرت ﷺ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کے بھوکے تھے کیا ان سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت کریں اور خود اس پر عمل نہ کرنے والے ہوں؟

پھر آپؐ فرماتے ہیں، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں سے رِفق اور نرمی کا سلوک کرے۔ دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے شفقت کا سلوک کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

(ترمذی۔ صفة القیمة والرقائق۔ باب 113/48۔ حدیث نمبر 2494)

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! نرمی اختیار کر کیونکہ اللہ جب کسی گھر والوں کو خیر پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کی رہنمائی رِفق کے دروازے کی طرف کر دیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ۔ مسندعائشة ۔ جلد نمبر8حدیث نمبر 25241 صفحہ175۔ عالم الکتب للطباعة بیروت ۔ طبع اول 1998ء)

حضرت مُعَاوِیَہ بن اَلْحَکَم اَلسُّلَمِیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نماز میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اسی اثناء میں ایک شخص نے چھینک ماری تو مَیں نے بلند آواز سے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہہ دیا۔ اس پر لوگ مجھے گھورنے لگے جو مجھے بہت برا محسوس ہوا۔ مَیں نے کہا تم مجھے کیوں تیز نظروں سے گھورتے ہو۔ اس پر لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کر دیئے۔ جب مَیں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو مَیں خاموش ہو گیا۔ جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہتے ہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، مَیں نے آپؐ سے پہلے اور آپ کے بعد ایسا معلم نہیں دیکھا جو اتنے اچھے انداز میں سکھانے والا ہو۔ خدا کی قسم! نہ تو آپؐ نے مجھے تیوری چڑھا کر دیکھا اور نہ سرزنش کی اور نہ ہی ڈانٹا بس اتنا کہا کہ نماز میں لوگوں سے کسی قسم کی بات چیت مناسب نہیں۔ نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ۔ باب تحریم الکلام فی الصلوٰة ۔نمبر 1087) تو یہ آپؐ کے اپنوں کو سکھانے کے انداز تھے۔

پھر غیروں سے کیا سلوک تھا؟ دشمنوں سے کیا سلوک تھا؟ (اس کی) ایک (مثال) تو ہم فتح مکّہ میں دیکھ چکے ہیں۔ لیکن جو پہلی جنگ بدر کی تھی اس کا ایک واقعہ ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر جس جگہ اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا وہ کوئی ایسی اچھی جگہ نہیں تھی۔ اس پر خباب بن مُنذر نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آیا خدائی الہام کے تحت آپ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اس کو اختیار کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو محض جنگی حکمت عملی کے باعث ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ یہ مناسب جگہ نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو لے کر پانی کے چشمہ کے قریب چلیں تا کہ اس پر قبضہ ہو جائے اور وہاں حوض بنالیں گے اور پانی پی سکیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اچھی رائے دی ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ صحابہ سمیت پانی کے قریب چلے گئے اور وہاں جا کے پڑاؤ ڈالا۔ تھوڑی دیر کے بعد قریش کے لوگ پانی پینے اس حوض پر آئے تو آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ اِن کو پانی پی لینے دو۔ کیونکہ صحابہ کا خیال یہ تھا کہ ان کو پانی سے روکا جائے گا لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں ان کو پانی پی لینے دو۔ (سیرة النبویة لابن ھشام۔ صفحہ484۔جنگ بدر۔مشورة الخباب علی رسول اللہ الی اسلام ابن حزام۔ مطبع دارالکتب العلمیة بیروت۔طبع اول 2001ء)

تو یہ ہے دشمن سے بھی سلوک کہ صحابہ کا خیال تھا کہ پانی سے دشمن کو محروم کرنے کے لئے قبضہ کیا جائے تا کہ وہ تنگ آ جائے۔ یہ بھی جنگی چالوں میں سے چال ہے۔ لیکن آپ نے اس ارادے سے یقیناً قبضہ نہیں کیا تھا کہ دشمن کو پانی سے محروم کر دیں گے۔ آپ نے تو اس ارادے سے قبضہ کیا ہو گا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی صفات کا پرتَو ہوں، مَیں تو اس جگہ سے دشمن کو پانی لینے دوں گا لیکن اگر دشمن نے اس جگہ قبضہ کر لیا تو وہ ہمیں اس پانی سے محروم کرے گا جس کی وجہ سے تنگی ہو گی۔ گویا یہ قبضہ اپنوں اور غیروں دونوں کے لئے ہمدردی کے جذبے کے تحت تھا۔ کیا آج کل کے اس زمانے میں بھی، جب دنیا اپنے آپ کو Civilized کہتی ہے، ایسی مثالیں مل سکتی ہیں؟ پس یہ اعلیٰ اخلاق اور نرمی اور ہمدردی اور رِفق کی نصائح ہیں جو آپ نے اپنی اُمّت کو دیں اور جس کے اعلیٰ ترین نمونے آپؐ نے خود قائم فرمائے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی انصاف کی آنکھ سے اس حسین چہرے کو اور اس حسین تعلیم کو دیکھنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عمل، ہماری دعاؤں، ہمارے دُرود کو بھی قبول کرتے ہوئے اس طرح برکت سے نوازے کہ ہم جلد تر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا روشن چہرہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ دنیا کے ہر خطے، ہر شہر اور ہر گلی میں چمکتا ہوا دیکھیں۔ دنیا جلد تر آپؐ کے جھنڈے تلے آ جائے اور آپ کا ہر دشمن جو انصاف کے تمام تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے آپ کی ذات مبارک پر حملے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہے وہ ذلیل و خوار ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

ایک افسوسناک خبر ہے۔ گزشتہ دنوں 19/مارچ کو ڈاکٹر محمد سرور خان صاحب کو آپ کے گاؤں میں (سنگو ضلع پشاور میں ان کا گاؤں ہے) رات 8 بجے شہید کر دیا گیا۔ دروازے پر گھنٹی بجی۔ آپ باہر نکلے، کلینک کرتے تھے، تو چند نامعلوم شرپسند افراد نے گولیوں کی بوچھاڑ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 74 سال تھی۔ 1954ء میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور احمدیت کی خاطر بڑی قربانیوں کی توفیق پائی۔

نہایت نڈر، دلیر اور نیک انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاقے میں آپ کی شہرت بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی۔ کافی اثر و رسوخ تھا۔ اکیلا احمدی خاندان تھا۔ پہلے بھی آپ پر قاتلانہ حملے ہوئے ہیں لیکن ہمیشہ محفوظ رہے تھے۔ حملوں کے باوجود بہادر بہت تھے۔ لوگوں نے کہا بھی کہ گاؤں چھوڑ دیں آپ نے اپنا علاقہ نہیں چھوڑا۔ آپ کی چھ بیٹیاں اور 3 بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر دے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

بقیہ: خلافت حقہ اسلامیہ تقریر فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی از صفحہ نمبر4

نے بھی اپنی موت کی خبر دی اور فرمایا پریشان نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ دوسری قدرت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ سو دوسری قدرت کا اگر تیسرا مظہر وہ ظاہر کرنا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ ہر انسان نے آخر مرنا ہے مگر میں نے بتایا ہے کہ شیطان نے بتا دیا ہے کہ ابھی اس کا سر کچلا نہیں گیا۔ ابھی وہ تمہارے اندر داخل ہونے کی اُمید رکھتا ہے۔ ''پیغام صلح'' کی تائید اور محمد حسین چیمہ کا مضمون بتاتا ہے کہ ابھی مارے ہوئے سانپ کی دُم ہل رہی ہے۔ پس اس کو مایوس کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ یہ نہ رکھا جائے کہ ملتان اور کراچی اور حیدر آباد اور کوئٹہ اور پشاور سب جگہ کے نمائندے جو پانسو کی تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں وہ آئیں تو انتخاب ہو بلکہ صرف ناظروں اور وکیلوں اور مقررہ اشخاص کے مشورہ کے ساتھ اگر وہ حاضر ہوں خلیفہ کا انتخاب ہوگا۔ جس کے بعد جماعت میں اعلان کر دیا جائے گا اور جماعت اس شخص کی بیعت کرے گی۔ اس طرح وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ ایسا وہ مومنوں کے ہاتھ سے کرتا ہے۔ درحقیقت خلافت کوئی ڈنڈے کے ساتھ تو ہوتی نہیں، مرضی سے ہوتی ہے۔ اگر تم لوگ ایک شخص کو دیکھو کہ وہ خلافِ قانون خلیفہ بن گیا ہے اور اس کے ساتھ نہ ہو تو آپ ہی اس کو نہ آمدن ہوگی نہ کام کر سکے گا، ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ چیز اپنے اختیار میں رکھی ہے لیکن بندوں کے توسط سے رکھی ہے۔ اگر صحیح انتخاب نہیں ہوگا تو تم لوگ کہو گے کہ ہم تو نہیں مانتے۔ جو انتخاب کا طریق مقرر ہوا تھا اس پر عمل نہیں ہوا تو پھر وہ آپ ہی مٹ جائے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے اسے خلیفہ بنایا تو تم فوراً اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ جس طرح 1914ء میں رائے بدلنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اور جوق در جوق دوڑتے ہوئے اس کے پاس آؤ گے اور اس کی بیعتیں کرو گے۔ مجھے صرف اتنا خیال ہے کہ شیطان کے لئے دروازہ نہ کھلا رہے۔ اس وقت شیطان نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹوں کو چنا ہے جس طرح آدمؑ کے وقت میں اُس نے درخت حیات کو چنا تھا۔ اس وقت بھی شیطان نے کہا تھا کہ آدم! میں تمہاری بھلائی کرنا چاہتا ہوں۔ میں تم کو اس درخت سے کھانے کو کہتا ہوں جس کے بعد تم کو وہ بادشاہت ملے گی جو کبھی خراب نہیں ہوگی اور ایسی زندگی ملے گی جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ سو اب بھی لوگوں کو شیطان نے اسی طرح دھوکا دیا ہے کہ لو جی! حضرت خلیفہ اوّل کے بیٹوں کو ہم پیش کرتے ہیں۔ گو آدم کو دھوکہ لگنے کی وجہ موجود تھی، تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں کو تباہ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ یہی ہے کہ یہ اپنے خاندان میں خلافت رکھنا چاہتے ہیں۔ **خلافت تو خدا اور جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔** اگر خدا اور جماعت احمدیہ بنو فارس میں خلافت رکھنے کا فیصلہ کریں تو یہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹے کون ہیں جو اس میں دخل دیں۔ خلافت تو بہرحال خدا تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے اختیار میں ہے اور خدا اگر ساری جماعت کو اس طرف لے آئے گا تو پھر کسی کی طاقت نہیں کہ کھڑا ہو سکے۔ پس میں نے یہ رستہ بتا دیا ہے۔ لیکن میں نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے جو عیسائی طریقہ انتخاب پر غور کرے گی۔ کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ''وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ''۔ (النور:56) جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا اسی طرح تم کو بنائے گا۔ سو مَیں نے کہا عیسائی جس طرح انتخاب کرتے ہیں اس کو بھی معلوم کرو۔ ہم نے اس کو دیکھا ہے گو ابھی پوری طرح تحقیق نہیں ہوئی وہ بہت سادہ طریق ہے۔ اس میں جو بڑے بڑے علماء ہیں ان کی ایک چھوٹی سی تعداد پوپ کا انتخاب کرتی ہے اور باقی عیسائی دنیا اسے قبول کر لیتی ہے۔ لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے ہی میں نے چند قواعد تجویز کر دیئے ہیں جو اس سال کی مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے تا کہ کسی شرارتی کے لئے شرارت کا موقعہ نہ رہے۔ یہ قواعد چونکہ ایک ریزولیوشن کی صورت میں مجلس شوریٰ کے سامنے علیحدہ پیش ہوں گے اس لئے اس ریزولیوشن کے شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پرانے علماء کی کتابیں پڑھیں تو ان میں بھی یہی لکھا ہوا پایا ہے کہ تمام صحابہؓ اور خلفاء اور بڑے بڑے ممتاز فقیہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ خلافت ہوتی تو اجماع کے ساتھ ہے لیکن یہ وہ اجماع ہوتا ہے کہ یَتَیَسَّرُ اِجْتِمَاعُھُمْ (رسالۃ الخلافۃ صفحہ ۱۱ مصنفہ شیخ رشید رضا مصری بحوالہ المنہاج للنووی) جن اربابِ حل وعقد کا جمع ہونا آسان ہو۔ یہ مُراد نہیں کہ اتنا بڑا اجتماع ہو جائے کہ جمع ہی نہ ہو سکے اور خلافت ہی ختم ہو جائے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا اجتماع ہوگا جن کا جمع ہونا آسان ہو۔ سو میں نے ایسا ہی اجتماع بنا دیا ہے جن کا جمع ہونا آسان ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی نہ پہنچے تو میں نے کہا ہے کہ اس کی غلطی سمجھی جائے گی۔ انتخاب بہرحال تسلیم کیا جائے گا۔ اور ہماری جماعت اس انتخاب کے پیچھے چلے گی۔ مگر جماعت کو میں یہ حکم نہیں دیتا بلکہ اسلام کا بتایا ہوا طریقہ بیان کر دیتا ہوں تا کہ وہ گمراہی سے بچ جائیں۔

ہاں! جہاں مَیں نے خلیفہ کی تجویز بتائی ہے وہاں یہ بھی شریعت کا حکم ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یا جن لوگوں کے متعلق پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ یا جس کو خود تمنا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو وہ مقام نہ دیا جائے۔ تو حضرت خلیفہ اوّل کی موجودہ اولاد بلکہ بعض پوتوں تک نے چونکہ پروپیگنڈہ میں حصہ لیا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بیٹوں یا اُن کے پوتوں کا نام ایسے انتخاب میں ہرگز نہیں آ سکے گا۔ ایک تو اس لئے کہ انہوں نے پروپیگنڈہ کیا ہے اور دوسرے اس لئے کہ اس بنا پر ان کو جماعت سے خارج کیا گیا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواب بھی بتاتی ہے کہ اس خاندان میں صرف ایک ہی پھانک خلافت کی جانی ہے۔ اور ''پیغام صلح'' نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس سے مراد خلافت کی پھانک ہے۔ پس میں نفی کرتا ہوں حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اولاد کی اور ان کے پوتوں تک کی یا ایسے تمام لوگوں جن کی تائید میں پیغامی یا احراری ہوں یا جن کو جماعت مبائعین سے خارج کیا گیا ہو اور اثبات کرتا ہوں مِنْکُمْ کے تحت آنے والوں کا یعنی جو خلافت کے قائل ہوں۔ چاہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی ذرّیت ہوں یا رُوحانی ذرّیت ہوں۔ تمام علماء سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی رُوحانی ذرّیت ہیں اور جسمانی ذرّیت تو ظاہر ہی ہوتی ہے ان کا نام خاص طور پر لینے کی ضرورت نہیں۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اپنے بیٹوں کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ اب روحانی ذرّیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس لاکھ ہے اور جسمانی ذرّیت میں سے اس وقت صرف تین فرد زندہ ہیں۔ ایک داماد کو شامل کیا جائے تو چار بن جاتے ہیں۔ اتنی بڑی جماعت کے لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے کوئی خلیفہ ہو۔ اس کا نام اگر یہ رکھا جائے کہ میں اپنے فلاں بیٹے کو کرنا چاہتا ہوں تو ایسے قائل سے بڑا گدھا اور کون ہو سکتا ہے۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرّیت جسمانی کے چار افراد اور دس لاکھ اس وقت تک کی ذرّیت روحانی کو خلافت کا مستحق قرار دیتا ہوں (جو ممکن ہے میرے مرنے تک دس کروڑ ہو جائے) سو جو شخص کہتا ہے کہ اس دس کروڑ میں سے جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں کسی کو خلیفہ چن لو اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے نہایت احمقانہ دعویٰ ہے۔ میں صرف یہ شرط کرتا ہوں کہ مِنْکُمْ کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی خلیفہ چنا جائے اور چونکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی نسل نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ پیغامیوں کے ساتھ ہیں اور پیغامی اُن کے ساتھ ہیں اور احراری بھی ان کے ساتھ ہیں اور غزنوی خاندان جو کہ سلسلہ کے ابتدائی دشمنوں میں سے ہے اُن کے ساتھ ہے اس لئے وہ مِنْکُمْ نہیں رہے۔ ان میں سے کسی کا خلیفہ بننے کے لئے نام نہیں لیا جائے گا اور یہ کہہ دینا کہ ان میں سے خلیفہ نہیں ہو سکتا یہ اس بات کے خلاف نہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو ان کے منہ سے وہ باتیں جو خلافت کے خلاف ہیں کہلوائیں کس نے؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کے منہ سے وہ باتیں کیوں کہلواتا؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کی یہ باتیں مجھ تک کیوں پہنچا دیتا، جماعت تک کیوں پہنچا دیتا؟ یہ باتیں خدا کے اختیار میں ہیں۔ اس لئے ان کے نہ ہونے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور جماعت احمدیہ مبائعین میں سے کسی کا خلیفہ ہونا بھی بتاتا ہے کہ خدا خلیفہ بناتا ہے۔ دونوں باتیں یہی ثابت کرتی ہیں کہ خدا ہی خلیفہ بناتا ہے۔ بہرحال جو بھی خلیفہ ہوگا وہ مِنْکُمْ ہوگا۔ یعنی وہ خلافت احمدیہ کا قائل ہوگا اور جماعت مبائعین میں سے نکلا ہوا نہیں ہوگا۔

اس لئے مَیں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ جو بھی خلیفہ چنا جائے وہ کھڑے ہو کر یہ قسم کھائے کہ میں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کیلئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ اور اگر میں بدنیتی سے کہہ رہا ہوں یا اگر میں دانستہ ایسا کرنے سے کوتاہی کروں تو خدا کی مجھ پر لعنت ہو۔ جب وہ یہ قسم کھا لے گا تو پھر اس کی بیعت کی جائے گی اس سے پہلے نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح منتخب کرنے والی جماعت میں سے ہر شخص حلفیہ اعلان کرے کہ میں خلافتِ احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبائعین میں سے خارج ہو یا اس کا تعلق غیر مبائعین یا غیر احمدیوں سے ثابت ہو۔ غرض پہلے مقررہ اشخاص اس کا انتخاب کریں گے اس کے بعد وہ یہ قسم کھائے گا کہ میں خلافت احمدیہ حقّہ پر ایمان رکھتا ہوں اور میں اُن کو جو خلافتِ احمدیہ کے خلاف ہیں جیسے پیغامی یا احراری وغیرہ باطل پر سمجھتا ہوں۔

اب ان لوگوں کو دیکھ لو۔ ان کے لئے کس طرح موقعہ تھا۔ مَیں نے مری میں خطبہ پڑھا اور اس میں کہا کہ صراطِ مستقیم پر چلنے سے سب باتیں حل ہو جاتی ہیں۔ یہ لوگ بھی صراط مستقیم پر چلیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ پیغامی میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ حضرت خلیفہ اوّل کی ہتک کر رہا ہے، یہ اعلان کر دیں کہ پیغامی جھوٹے ہیں۔ ہمارا پچھلا بیس سالہ تجربہ ہے کہ پیغامی ہتک کرتے چلے آئے ہیں اور مبائعین نہیں کرتے رہے، مبائعین صرف دفاع کرتے رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کو توفیق نہیں ملی اور یوں معافی نامے چھاپ رہے ہیں۔ ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے یہ اعلان کیا تو ہمارا اڈہ جو غیر مبائعین کا ہے اور ہمارا اڈہ جو احراریوں کا ہے وہ ٹوٹ جائے گا۔ سو اگر اڈہ بنانے کی فکر نہ ہوتی تو کیوں نہ یہ اعلان کرتے۔ مگر یہ اعلان کبھی نہیں کیا۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے مجھے سنایا کہ عبد المنان نے ان سے کہا ہم اس لئے لکھ کر نہیں بھیجتے کہ پھر جرح ہوگی کہ یہ لفظ کیوں نہیں لکھا، وہ لفظ کیوں نہیں لکھا۔ حالانکہ اگر دیانت داری ہے تو بیشک جرح ہو، حرج کیا ہے۔ جو شخص حق کے اظہار میں جرح سے ڈرتا ہے تو اس کے صاف معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ حق کو چھپانا چاہتا ہے اور حق کے قائم ہونے کے مخالف ہے۔

غرض جب تک شوریٰ میں معاملہ پیش ہونے کے بعد میں اور فیصلہ نہ کروں اوپر کا فیصلہ جاری رہے گا۔

تمہیں خوشی ہو کہ جس طرح رسول کریم ﷺ کے بعد خلافت چلی تھی واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تمہارے اندر بھی اسی طرح چلے گی۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ میرا نام عمر نہیں بلکہ محمود ہے۔ مگر خدا کے الہام میں میرا نام فضل عمر رکھا گیا اور اس نے مجھے دوسرا خلیفہ بنا دیا جس کے معنے یہ تھے کہ یہ خدائی فعل تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت بالکل محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کی خلافت کی طرح ہو۔ مَیں جب خلیفہ ہوا ہوں تو ہزارہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ مَیں نے خواب دیکھی تھی کہ میں حضرت عمرؓ کی بیعت کر رہا ہوں تو جب مَیں آیا تو آپ کی شکل مجھے نظر آئی۔ اور دوسرے مَیں نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ ان کے بائیں طرف سر پر ایک داغ تھا۔ مَیں جب انتظار کرتا ہوا کھڑا رہا آپ نے سر کھجلایا اور پگڑی اٹھائی تو دیکھا وہ داغ موجود تھا۔ اس لئے مَیں آپ کی بیعت کرتا ہوں پھر ہم نے تاریخیں نکالیں تو تاریخوں میں بھی مل گیا کہ حضرت عمرؓ کو بائیں طرف خارش ہوئی تھی۔ اور سر میں داغ پڑ گیا تھا۔ سو نام کی تشبیہ بھی ہوگئی۔ اور شکل کی تشبیہ بھی ہوگئی۔ مگر ایک تشبیہ نئی نکلی ہے وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب اپنی عمر کا آخری حج کیا تو اس وقت آپ کو یہ اطلاع ملی کہ کسی نے کہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت تو اچانک ہوگئی تھی یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے آپ کی بیعت کر لی تھی۔ پس صرف ایک یا دو بیعت کر لیں تو کافی ہو جاتا ہے اور وہ شخص خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں خدا کی قسم اگر حضرت عمرؓ فوت ہوگئے تو ہم صرف فلاں شخص کی بیعت کریں گے۔ اور کسی کی نہیں کریں گے۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ63 و رسالہ الخلافۃ صفحہ13)

جس طرح غلام رسول نمبر 35 اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ خلیفہ ثانی فوت گئے تو ہم صرف عبدالمنان کی بیعت کریں گے دیکھ لو یہ بھی حضرت عمرؓ سے مشابہت ہوگئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ ہم اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ فلاں شخص کی کریں گے۔ اس وقت بھی غلام رسول نمبر 35 اور اس کے بعض ساتھیوں نے یہی کہا ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے یہ نہیں کیا جیسے مولوی علی محمد اجمیری نے شائع کیا تھا کہ آپ پانچ وکیلوں کا ایک کمیشن مقرر کریں جو تحقیقات کرے کہ بات کونسی سچی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک وکیل کا کمیشن مقرر نہیں کیا۔ اور کہا میں کھڑے ہو کر اس کی تردید کروں گا۔ بڑے بڑے صحابہؓ ان کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا حضور یہ حج کا وقت ہے اور چاروں طرف سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ ان میں بہت سے جاہل بھی ہیں۔ ان کے سامنے اگر آپ بیان کریں گے تو نہ معلوم کیا کیا باتیں باہر مشہور کریں گے۔ جب مدینہ میں جائیں تو پھر بیان کریں۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ حج سے واپس آئے تو مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ممبر پر کھڑے ہوگئے اور کھڑے ہو کر کہا کہ اے لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت تو اچانک واقعہ تھا اب اگر عمرؓ مر جائے تو ہم سوائے فلاں شخص کے کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ پس کان کھول کر سن لو کہ جس نے یہ کہا تھا کہ ابوبکرؓ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی اس نے ٹھیک کہا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس جلد بازی کے فعل کے نتیجہ سے بچا لیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص ابوبکرؓ کی مانند نہیں جس کی طرف لوگ دُور دُور سے دین اور روحانیت سیکھنے کے لئے آتے تھے۔ پس اس وہم میں نہ پڑو کہ ایک دو آدمیوں کی بیعت سے بیعت ہو جاتی ہے اور آدمی خلیفہ بن جاتا ہے کیونکہ اگر جمہور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص نے کسی کی بیعت کی تو نہ بیعت کرنے والے کی بیعت ہوگی اور نہ وہ شخص جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ ہو جائے گا بلکہ دونوں اس بات کا خطرہ محسوس کریں گے کہ سب مسلمان مل کر ان کا مقابلہ کریں اور ان کا کیا کرایا اکارت ہو جائے گا حالانکہ ابوبکرؓ کی بیعت صرف اس خطرہ سے کی گئی تھی کہ مہاجرین اور انصار میں فتنہ پیدا نہ ہو جائے مگر اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کر دیا۔ پس وہ خدا کا فعل تھا نہ کہ اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ کوئی ایک دو شخص مل کر کسی کو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

پھر علامہ رشید رضا نے احادیث اور اقوال فقہاء سے اپنی کتاب ’الخلافۃ‘ میں لکھا ہے کہ خلیفہ وہی ہوتا ہے جس کو مسلمان مشورہ سے اور کثرت رائے سے مقرر کریں۔ مگر آگے چل کر وہ علامہ سعد الدین تفتا زانی مصنف شرح المقاصد اور علامہ نووی وغیرہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا جمع ہونا وقت پر مشکل ہوتا ہے۔ پس اگر جماعت کے چند بڑے آدمی جن کا جماعت میں رسوخ ہو کسی آدمی کی خلافت کا فیصلہ کریں اور لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں تو ایسے لوگوں کا اجتماع سمجھا جائے گا اور وہ سب مسلمانوں کا اجتماع سمجھا جائے گا۔ اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ دنیا کے سب مسلمان اکٹھے ہوں اور پھر فیصلہ کریں۔ اسی بنا پر میں نے خلافت کے متعلق مذکورہ بالا قاعدہ بنایا ہے جس پر پچھلے علماء بھی متفق ہیں۔ محدثین بھی اور خلفاء بھی متفق ہیں۔ پس وہ فیصلہ میرا نہیں بلکہ خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور صحابہؓ کرام کا ہے اور تمام علمائے اُمت کا ہے جن میں حنفی شافعی وہابی سب شامل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی سے مراد یہ ہے کہ جو بڑے بڑے کاموں پر مقرر ہوں جیسے ہمارے ناظر ہیں اور وکیل ہیں اور قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی مومنوں کی جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے وہ مراد ایسے ہی لوگوں کی جماعت ہے نہ کہ ہر فرد بشر۔ یہ علامہ رشید کا قول ہے کہ وہاں بھی یہ مراد نہیں کہ ہر فرد بشر بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے آدمی (الخلافۃ صفحہ 14) پس صحابہؓ، احادیث رسولؐ اور فقہاء اُمّت اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت مسلمانوں کے اتفاق سے ہوتی ہے مگر یہ نہیں کہ ہر مسلمان کے اتفاق سے بلکہ اُن مسلمانوں کے اتفاق سے جو مسلمانوں میں بڑا عہدہ رکھتے ہوں یا رسوخ رکھتے ہوں۔ اور اگر ان لوگوں کے سوا چند اوباش مل کر کسی کی بیعت کر لیں تو نہ وہ لوگ مبائع کہلائیں گے اور نہ جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ کہلائے گا۔ (الخلافۃ مصنفہ علامہ رشید رضا شامی ثم المصری صفحہ 9 تا 18)

اب خلافتِ حقہ اسلامیہ کے متعلق میں قرآنی اور احادیثی تعلیم بھی بتا چکا ہوں اور وہ قواعد بھی بیان کر چکا ہوں جو آئندہ سلسلہ میں خلافت کے انتخاب کے لئے جاری ہوں گے چونکہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا نہ معلوم میں اس وقت تک رہوں یا نہ رہوں۔ اس لئے میں نے اُوپر کا قاعدہ تجویز کر دیا ہے تاکہ جماعت فتنوں سے محفوظ رہے۔

❋❋❋❋❋

جماعت احمدیہ ہالینڈ کی اہم جماعتی مساعی

(حامد کریم ۔مبلغ ہالینڈ)

وکیلوں کے ساتھ ملاقات

مورخہ 16؍فروری کو ڈچ وکیلوں کے ایک گروپ نے نن سپیٹ میں جماعتی عہدیداروں کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ ان وکیلوں میں سے ایک نے Wilders کے خلاف عدالت میں مقدمہ کر رکھا ہے۔ (ولڈر وہ ممبر پارلیمنٹ ہے جو اسلام اور قرآن کے احکامات کو تضحیک کی نظر سے دیکھتا ہے)۔ یہ ڈچ وکیل اس کی سرگرمیوں کو انصاف کے خلاف دیکھتا ہے۔ ان وکیلوں کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ڈچ قرآن کریم اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation, Knowledge , Rationality, and Truth اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب Islam, a religion of Peace کا ڈچ ترجمہ تحفہ کے طور پر پیش کئے گئے۔

نئے سال کا استقبالیہ

جماعت درونن میں نئے سال کے آغاز پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں 18 ڈچ مہمان تشریف لائے جن میں مقامی سیاسی پارٹیوں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ لوکل اخبار میں اس پروگرام کے متعلق رپورٹ بھی شائع ہوئی۔

ایک معاشرتی سیمینار

جماعت نن سپیٹ میں 29؍فروری کو ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مختلف مذاہب اور تنظیموں کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ اس کا موضوع تھا ’’گھرانہ معاشرے کا اہم ستون ہے‘‘۔ دو تنظیموں کے مختلف نمائندوں نے اظہار خیال کیا۔ مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے اسلام کی تعلیم کے تحت گھرانے کی تربیت کے قرآنی اسلوب بیان کئے۔

اس پروگرام کو بہت سراہا گیا۔ ایک لوکل اخبار نے پورے صفحے کی ایک خبر اور پروگرام کی کارروائی شائع کی اور یوں نن سپیٹ کے ہزاروں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

میئر کے ساتھ ملاقات

جماعت Leiden کے صدر صاحب کی دعوت پر ان کے قصبے کے میئر نے ان کے گھر پر مکرم امیر صاحب اور بعض جماعتی عہدیداروں سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات چار گھنٹے تک جاری رہی۔ میئر کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق بتایا گیا۔ اس پروگرام کی خبر بھی مع تصاویر اور جماعتی تعارف کے ساتھ ایک اخبار میں شائع ہوئی۔ میئر کو قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ دی گئی۔

غیر مبائعین کے ساتھ پروگرام

24؍فروری کو مسجد مبارک ہیگ میں غیر مبائعین کے لئے ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں زیادہ تر سرینام سے تعلق رکھنے والے غیر مبائعین نے شرکت کی۔ کل 23 افراد کے ساتھ دوستانہ ماحول میں تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایک فیملی کے پانچ افراد پہلے سے بیعت کر چکے ہیں مگر ابھی تک تجدید بیعت نہ کی تھی۔ اس موقع پر انہوں نے تجدید عہد بیعت کی۔

اس موقع پر کتاب ’’نبوت و خلافت‘‘ کے پہلے باب کا ڈچ ترجمہ سب احباب میں تقسیم کیا گیا۔ ایک احمدی سرینامی بھائی نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نظموں کی CD جو انہوں نے خود تیار کی تھی سب مہمانوں کو پیش کی۔ اس پروگرام میں 35 سرینامی احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

ایمسٹرڈیم میں جگہ کی خرید

اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے جماعت ہالینڈ کو ایمسٹرڈیم میں جماعتی سرگرمیوں کے لئے ایک جگہ جس کا رقبہ 10.000 مربع میٹر ہے خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمدللہ۔ یہ جگہ خریدنے کا منصوبہ ’’صد سالہ خلافت جوبلی‘‘ کے تحت بنایا گیا تھا جس کی لاگت 10 لاکھ یورو ہے۔ یہ جگہ ایمسٹرڈیم نارتھ کے علاقہ میں ہائی وے کے بہت قریب ہے۔

ہالینڈ کی جماعت گو کہ ایک چھوٹی جماعت ہے مگر قربانیوں کے معیار میں کسی سے کم نہیں اور سب احباب جماعت نے دل کھول کر اس جگہ کی خرید کے لئے قربانی کی ہے۔

قرآن کریم کے تراجم کی نمائش

ماہ مارچ میں Rotterdam اور Lelystad دو مقامات پر قرآن کریم کے تراجم کی نمائش دو مختلف لائبریریوں میں لگائی گئی جن کو ہزاروں افراد نے دیکھا۔ ایک لائبریری میں اسی نمائش کے دوران ایک لیکچر کا اہتمام بھی کیا گیا۔ لیکچر کے بعد ایک سکول کے استاد نے اسلام کے متعلق گفتگو کے لئے اپنے سکول آنے کی دعوت دی۔ اس سکول میں بعد میں دو گھنٹے کا ایک پروگرام ہوا۔ بچوں اور اساتذہ نے اس میں شرکت کی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف اور تعلیم بتائی گئی۔ سب نے پروگرام کو پسند کیا اور بتایا کہ ہمارے ذہنوں میں بہت سے غلط فہمیاں تھی جو آپ لوگوں نے دور کر دیں۔ ان نمائشوں اور لیکچرز کا انتظام مکرم امیر صاحب ہالینڈ کی ہدایت پر لجنہ کے سپرد ہے۔

اجتماعی وقار عمل

ایمسٹرڈیم جماعت کے خدام اور انصار بھائیوں نے مل کر نارتھ کے علاقہ میں وقار عمل کا پروگرام بنایا۔ 22؍فروری 2008ء صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوا۔ وقار عمل سے پہلے اجتماعی دعا کی گئی۔ اس پروگرام کو میڈیا میں بہت کورتج ملی۔ ایک لوکل ریڈیو نے پانچ منٹ کی خبر اس بارہ میں نشر کی۔ اگلے دن ایک لوکل TV نے اس پروگرام کی جھلکیاں دکھائیں۔ ایک نیشنل اخبار نے بھی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔

خلافت جوبلی کے سال میں یہ ساتواں پروگرام تھا۔ اس سے پہلے آٹھ جماعتوں کی طرف سے چھ نہایت کامیاب پروگرام ہو چکے ہیں۔

یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے مسجد مبارک ہیگ اور بیت النور نن سپیٹ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا۔ اور اس خلافت کے دوران ہونے والی کاموں کے سلسلہ میں روشنی ڈالی گئی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور بہتر نتائج مہیا فرمائے آمین

❋❋❋❋❋❋

صد سالہ احمدیہ خلافت جوبلی سال کے سلسلہ میں

کانگو کنشاسا میں ریجنل جلسہ ہائے سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ چوہدری نعیم احمد باجوہ ۔ مربی سلسلہ کانگو کنشاسا)

جلسہ سالانہ Kasai Occidental

صوبہ کسائی ارکسی ڈینٹل (Kasai Occidental) کونگو کنشاسا کے وسطی صوبوں میں سے ایک ہے۔اس علاقہ میں جماعت کی ابتدا بہت پہلے ہوگئی تھی تاہم اکتوبر 2004ء میں پہلی دفعہ باقاعدہ مشن کھولا گیا۔ اس صوبہ کا ہیڈ کوارٹر Kananga شہر ہے۔اسی شہر میں اس علاقے کا پہلا جلسہ سالانہ اتوار 24رفروری کو منعقد ہوا۔ اس وقت اس صوبے میں الحمدللہ پچاس سے زائد جماعتیں ہیں۔

ایک ماہ قبل جلسہ کی تاریخ مقرر کر کے جماعتوں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ کئی میٹنگز ہوئیں اور جلسہ کے انعقاد کے انتظامات کو مکمل کیا گیا۔جلسہ سے ایک روز قبل مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔

اس جلسہ کے لئے جماعتی وفود دور دور سے کئی کئی دن پیدل چل کر پہنچے۔ایک صاحب ایسے بھی تھے جو چار سو کلومیٹر کا سفر پیدل طے کر کے آئے۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ہوا جن کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کی غرض وغایت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔تقریر کے بعد افتتاحی دعا کروائی۔

اس کے بعد ”جماعت احمدیہ کا تعارف“، ”برکات خلافت“ اور ”صداقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام“ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ پہلے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔

اختتامی سیشن

بعد دوپہر دوسرا اور اختتامی سیشن شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار ایک طفل نے پیش کئے جس کے بعد ان کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد دو تقاریر ”سیرت النبی ﷺ“، ”اسلام امن کا مذہب ہے“ کے موضوعات پر ہوئیں۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خلافت احمدیہ جوبلی کے حوالے سے اختتامی خطاب کیا اور جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مجلس سوال وجواب

اختتامی دعا سے قبل مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے سوالوں کے جوابات دیئے۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔امسال حاضری اللہ کے فضل سے 600 رہی۔ جن کے علاوہ 25 سے زائد مہمان بھی شامل تھے۔

تمام مہمانوں نے جلسہ کے حسن انتظام اور نظم و ضبط کو بہت پسند کیا۔جلسہ گاہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔

میڈیا پر کوریج

جلسہ کے پروگرام کو دو مختلف ریڈیو اور نیشنل ٹی وی نے مختلف اوقات میں نشر کیا۔

جلسہ کے مہمانوں کو جو دُور دراز سے آئے تھے ایک جگہ ٹھہرایا گیا۔اس مقصد کے لئے ایک بڑا احاطہ کرایہ پر لیا گیا جس میں ایک بڑا ہال تھا۔لوگوں کے اکٹھا رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے جلسہ کا خاص سماں پیدا ہوا۔

❁❁❁❁❁❁

جلسہ سالانہ Kasai Oriental

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جلسہ جات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ Kasai Oriental کو بھی امسال جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔یہ جلسہ بھی اس علاقہ کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔

Kasai Oriental کونگو کنشاسا کے وسط میں واقع ہے۔یہاں جماعت 80 کی دہائی میں بنی تھی۔لیکن بعد کے ملکی حالات کی وجہ سے رابطہ قائم نہ رہ سکا۔2006ء میں جماعت کو دوبارہ منظّم کرنا شروع کیا گیا۔اس وقت اس صوبہ میں پانچ جماعتیں ہیں اور جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہے۔

ایک ماہ قبل جلسہ کی تاریخوں کا اعلان کیا گیا اور دو ہفتہ قبل جلسہ کی انتظامیہ بنائی گئی اور کام شروع کیا گیا۔جلسہ سے دو دن قبل ہی احباب جماعت جلسہ کے لئے آنا شروع ہوگئے۔یہ جلسہ اس صوبہ کے صدر مقام Mbouti-Mayi میں کیا گیا تھا۔

جلسہ کے انعقاد سے ایک روز قبل جمعہ 29رفروری کو جلسہ کی ڈیوٹیوں کا افتتاح کیا گیا۔مکرم امیر صاحب نے کارکنوں سے خطاب کیا اور ہدایات سے نوازا۔

افتتاحی اجلاس ہفتہ یکم مارچ

اس جلسہ کا افتتاحی اجلاس یکم مارچ کو تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور غرض وغایت پر روشنی ڈالی اور حضرت اقدس کے ارشادات جلسہ کے بارہ میں پڑھ کر سنائے۔ خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

پہلی تقریر ”برکات خلافت“ کے موضوع پر ہوئی جس میں قرآن مجید اور احادیث کے حوالے سے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔دوسری تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا۔اور تیسری اور آخری تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی گئی۔پہلے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔

اختتامی اجلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوسرا اور اختتامی اجلاس شروع ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مصطفیٰ صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر ’اسلام رواداری اور امن کا مذہب ہے‘ کے موضوع پر ہوئی جس میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پیش کیا گیا۔

اختتامی خطاب مکرم امیر صاحب کانگو کنشاسا نے کیا۔آپ نے خلافت کو موضوع بنایا۔خلافت کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی اور خلافت احمدیہ کے متعلق احمدیوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ میں 35 سے زائد غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی جن میں گورنر کے نمائندے اور صوبائی مشیر برائے وزارت داخلہ اور دیگر سرکاری عہدیداران شامل تھے۔مختلف مذہبی جماعتوں کے لوگ بھی تشریف لائے۔

یہ اس جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں 215 افراد حاضر ہوئے۔

جلسہ کے لئے ایک ہال کرایہ پر لیا گیا جس کو خلافت جوبلی کی مناسبت سے سجایا گیا۔ غیر مسلم احباب نے اس جلسہ کے انتظام کو بہت سراہا اور بتایا کہ پہلی دفعہ ہمیں اسلام کی تعلیمات سننے کا موقع ملا۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو بھی غیر معمولی ترقی دے اور ہماری ان حقیر کوششوں میں بہت برکت ڈالے۔آمین

❁❁❁❁❁❁

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ فجی کی بعض سرگرمیوں کا تذکرہ

(رپورٹ :نعیم احمد اقبال ۔ مبلغ سلسلہ لمباسہ ونوالیوو)

امسال خلافت جوبلی کے سال کی وجہ سے جزائر فجی میں تمام جلسوں کا انعقاد ریجن کی سطح پر کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

ونوالیوو ریجن کی جماعتوں کا خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ کا پہلا پروگرام جلسہ پیشگوئی مصلح موعود مورخہ 9رفروری 2008 کو بمقام ولودا میں منعقد ہوا۔

پروگرام کا آغاز مکرم نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر ومشنری فجی کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگلش واردو ترجمہ سے ہوا۔جلسہ میں تین نظموں کے علاوہ مقررین نے 1۔پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پس منظر 2۔پیشگوئی کے الفاظ 3۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا کے موضوعات پر اردو میں اور 4۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے پر انگلش میں تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے انگلش میں نہایت مؤثر طور پر پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں کو بیان فرمایا اور زندہ خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی طرف تمام حاضرین کو توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔اس جلسہ کی کل حاضری 210 رہی جس میں 45 مہمان تھے۔

❁❁❁❁❁❁

احمدیہ سیکنڈری سکول ولودا پر ووڈ ورک بلاک کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپریل مئی 2006 میں جزائر فجی کا نہایت کامیاب اور تاریخی دورہ فرمایا۔اس دورہ کے دوران حضور اقدس نے جزیرہ ونوالیوو پر قائم احمدیہ سیکنڈری سکول کا بھی دورہ فرمایا۔ اور اسی دوران ہوم اکنامکس بلاک کا افتتاح بھی فرمایا۔خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور پیارے آقا کی بابرکت دعاؤں کے طفیل حضور کے دورہ کے بعد 2007ء میں مزید تین نئے کلاس رومز تعمیر ہوئے جن کا سنگ بنیاد مکرم نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر ومشنری انچارج نے رکھا اور افتتاح عزت مآب نتانی سوکانی والو Netani sukani valu سابقہ وزیر تعلیم فجی نے فرمایا۔اب مورخہ 06 فروری 2008ء کو سکول پر ووڈ ورک بلاک کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔اس سے پہلے اس بلاک کا سنگ بنیاد مکرم امیر صاحب نے رکھا تھا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی عزت مآب Filipe Bole فلپی بولے وزیر تعلیم فجی تھے۔تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔سکول کے مینجر صاحب اور سکول کے پرنسپل صاحب کی رپورٹس کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے فجی میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔سکول اور سکول کی انتظامیہ کو بھی فجی جونیئر امتحان میں سو فیصد رزلٹ کی مبارکباد پیش کی اور اپنے پرمسرت جذبات کا اظہار فرمایا۔آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں تقریب میں شریک تمام حاضرین اور وزیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی کی خدمت میں جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کیا۔نیز آپ نے دعا کروائی۔دعا کے بعد ووڈ ورک بلاک کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی اور افتتاحیہ ربن وزیر موصوف نے کاٹا اور ووڈ ورک بلاک کا معائنہ فرمایا۔اس ساری تقریب میں سکول کے تمام بچے ان کے والدین اور سکول سٹاف موجود تھا بچوں میں مٹھائی اور جوس تقسیم کیا گیا۔جبکہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے مزید فضلوں سے نوازے۔آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ناروے کے زیر انتظام

جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد

(رپورٹ : چوہدری افتخار حسین اظہر)

20رفروری کا دن ذہن میں آتے ہی ایک ایسی کوہ قامت آفاقی شخصیت کا نورانی چہرہ سامنے آتا ہے جس کے متعلق مسیح الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے چلّہ کشی کی اور متضرعانہ دعاؤں کا صلہ پایا اور جس فرزند کی خبر بذریعہ الہام دی گئی وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند 12رجنوری بروز ہفتہ 1889ء کو دنیا میں تشریف لایا۔ بعد میں چشم فلک نے دیکھا کہ یہی وہ ہونہار اور سعادت مند فرزند تھا جس کی خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کو خبر دی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ کا وجود ایسا نافع الناس تھا کہ دینی اور دنیوی پیاسوں نے اس آب زلال سے اپنی تشنگی مٹائی۔ باغ احمد کے اس تروتازہ گلاب نے اپنی خوشبو سے پوری دنیا کو معطر کیا۔ آج جماعت احمدیہ ناروے کو اس روحانی مرد آہن کا ذکر خیر کرنے اور پیشگوئی کا تذکرہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد پیشگوئی کے الفاظ مکرم اطہر محمود قریشی صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ مکرم نور احمد بولستاد نے نارویجین زبان میں حضرت المصلح موعودؓ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا

مکرم محمود ایاز صاحب نے احادیث مبارکہ کے حوالہ جات پیش کر کے سامعین کو بتایا کہ حضرت المصلح موعودؓ کا مقام ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے جس کی خبر کتب سماوی میں بھی ملتی ہے۔ آپ نے بائبل کے حوالے متی اور طالمود سے پیش کر کے اور احادیث کے حوالہ سے ثابت کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعودؓ ان پیش خبریوں کے مصداق ہیں۔

ایک اور نظم کے بعد مکرم فیصل سہیل صاحب سیکریٹری تبلیغ نے اپنی تقریر میں اس وصف کریمانہ کو موضوع سُخن بنایا جو پیشگوئی میں اس طرح نازل ہوئے۔ ''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔'' اور بتایا کہ وہ وجود کس طرح قیدیوں کی رہائی کا ذریعہ بنے گا۔ آپ نے شُدھی تحریک کا ذکر فرمایا کہ کس طرح حضور نے وکلا کے ذریعہ اُن لوگوں کی مدد فرمائی جن کو زبردستی ہندو بنایا جا رہا تھا۔ فلسطین کے لئے حضور نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو اُن کا کھویا ہوا قبلہ اول مل جائے۔ آپ کے مرید سعید حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاںؓ صاحب نے آپ سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے لیبیا، تیونس، مراکش اور الجزائر کو آزادی دلوائی۔ آپ کشمیر کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے تو آپ نے کشمیریوں کے حق کو اجاگر کرنے کے لئے انتھک کوششیں کیں۔ اگرچہ انسانی حقوق کی تنظیموں میں براہ راست آپ کا دخل نہیں تھا لیکن آپ کے وقت میں یہ تنظیمیں معرض وجود میں آئیں۔

مکرم سیّد کمال یوسف صاحب سابق مبلغ بلادِ سکنڈے نیویا نے استحکام خلافت کے موضوع پر تقریر کی اور سامعین کو بتایا کہ اگرچہ سورۃ النور میں خدا تعالیٰ نے مشروط طور پر خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن اِن شرائط کی پابندی کرانے والا اُولی الامر کون ہوگا؟ اس کا جواب بھی خدا تعالیٰ نے خود فرما دیا کہ وہ خلافت ہی ہوگی جس کے ذریعے اعمال صالحہ بجالانے والے لوگ اس کے علمبردار ہونگے۔ آپ نے خلافت احمدیہ حقہ کے استحکام اور تمکن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بے نظیر کارناموں کا تذکرہ کیا۔

مکرم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ ناروے نے المصلح موعودؓ سے رشتۂ اطاعت ووفا شعاری کے طور پر آپ کے اوصافِ کریمانہ سے آپ کی الہامی صفت ''وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا'' پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مختلف پیرایہ میں حضورؓ کی وجاہت کا ذکر کیا۔ آپ روحانیت کا سمندر تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم کے ایسے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دونگا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت المصلح الموعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔'' کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت تھے اور آج آپ کے دیئے ہوئے علم کی دولت سے دنیا کے کونے کونے میں بنی نوع انسان مالا مال ہو رہے ہیں۔

آخر پر مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے نے سامعین کو بتایا کہ بعض لوگوں کے ذہن میں 20رفروری کے دن سے یہ تأثر ابھرتا ہے کہ یہ حضرت المصلح الموعود کا پیدائش کا دن ہے۔ یہ صحیح نہیں بلکہ یہ پیشگوئی المصلح الموعود کا دن ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعاؤں کا شرف قبولیت پا کر اعلان فرمایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے متعدد کارناموں کا تذکرہ کیا کہ کس طرح یہی وجود پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق تھا۔

❁❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت

مثالی وقار عمل

(ندیم احمد ۔ مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی گذشتہ 12 سالوں سے یکم جنوری کے دن جرمنی کے مختلف شہروں میں انتظامیہ کی اجازت سے وقار عمل کے ذریعہ نئے سال کے موقع پر سڑکوں پر آتش بازی سے پڑنے والے گند کو صاف کرنے کا کام کر رہی ہے ۔ جس میں مقامی انتظامیہ کو یہ پیشکش کی جاتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ مجلس کے ذمہ لگا دیتی ہے ۔ الحمدللہ یکم جنوری کے وقار عمل کی وجہ سے جرمن قوم کی ایک کثیر تعداد تک اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جماعت کا تعارف پہنچتا ہے۔ خاص طور پر جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اس وقار عمل کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ کئی شہروں میں جماعت کو اس وجہ سے مسجد کی تعمیر کی بآسانی اجازت مل گئی کہ یہ وہ جماعت ہے جو یکم جنوری کو شہر کی صفائی کرتے ہیں۔ اﷲ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وقار عمل کی تشہیر مقامی اخبارات میں بھی ہوتی ہے اور اخبارات کی ایک کثیر تعداد وقار عمل کے متعلق مضامین مع تصاویر شائع کرتی ہے۔

اس سال یکم جنوری کو خلافت جوبلی کے بابرکت سال کا آغاز صبح نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد وقار عمل کیا گیا۔ ماہ نومبر میں جرمنی بھر کی 241 مجالس کو وقار عمل کے لیے شہری انتظامیہ سے اجازت کا خط اور میڈیا کے لئے دعوت نامہ تیار کر کے دیا گیا۔ اس کے بعد مرکز کی طرف سے ایک معلوماتی پمفلٹ (جس میں جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا تعارف تھا نیز وقار عمل کی اہمیت مع چند مشہور اخبارات کے تراشے شامل تھے) تیار کر کے تمام قائدین مجالس کو بھجوایا گیا تا کہ وہ اس پمفلٹ کو بروقت میڈیا اور شہری انتظامیہ کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پمفلٹ کا بہت فائدہ ہوا اور اخبارات نے جماعت کا تعارف بہت احسن پیرائے میں کروایا اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے وقار عمل کو بہت سراہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وقار عمل اعداد وشمار کے آئینہ میں

یکم جنوری 2008 کے وقار عمل کی اعداد وشمار کے لحاظ سے تفصیلی رپورٹ درج ذیل ہے:

وقار عمل میں شامل ہونے والی مجالس	220
شہری انتظامیہ سے اجازت ملنے والی مجالس	178
شہری انتظامیہ سے اجازت نہ ملنے والی مجالس	2 5
مساجد/ نماز سنٹر میں وقار عمل کرنے والی	8
شہروں کی تعداد جن میں وقار عمل کیا گیا	122
وقار عمل میں حصّہ لینے والے کل افراد	3450
خدام کی تعداد	2500
اطفال کی تعداد	510
انصار کی تعداد	490
وقار عمل کا کل وقت	6900 گھنٹے
اخبارات میں وقار عمل کی رپورٹ	87
ریڈیو میں وقار عمل کی رپورٹ	4
TV میں وقار عمل کی رپورٹ	2

MTA کی ٹیم نے 20 شہروں کا دورہ کیا اور وقار عمل کی فلمبندی کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس وقار عمل میں شامل تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے جملہ ممبران کو وقار عمل کی حقیقی روح کو نہ صرف سمجھنے بلکہ اس کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے ۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی مساعی کا مختصر تذکرہ

(رپورٹ: ساجد منور۔ مبلغ سلسلہ دابو ریجن ۔ آئیوری کوسٹ)

دابوریجن کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال دابوریجن کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ 22اور23فروری بروز جمعہ اور ہفتہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سے ایک ماہ قبل جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی جس نے جلسہ سے قبل سارے پروگراموں کو حتمی شکل دی۔

یہ جلسہ دابوریجن کی ایک دیہاتی جماعت جولابوگو(Goulabougou) میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے دو ہفتے قبل دعوت نامے چھپوا کر ریجن کی تمام جماعتوں، گورنمنٹ اداروں مختلف اماموں اور چیفس کو بھجوائے گئے۔ اس طرح گورنمنٹ انتظامیہ سے بھی جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے بروقت تحریری اجازت لی گئی اور حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کر دیا گیا۔

22رفروری کو نماز جمعہ سے قبل ہی مختلف جماعتوں کے احباب وفود کی صورت میں آنا شروع ہوگئے ۔ ہر وفد کی آمد کا منظر دل پر گہرا اثر کرنے والا تھا۔ کیونکہ ہر وفد جب گاؤں میں داخل ہوتا تو بلند آواز سے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ترانے گاتے ہوئے داخل ہوتا اور استقبال کرنے والے ہر وفد کا بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر، اللہ اکبر اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے جواب دیتے ہوئے استقبال کرتے۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم عبدالرشید انور صاحب مبلغ سلسلہ نے کی ۔ پہلا اجلاس سہ پہر تین بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت کا ترجمہ فرنچ اور مقامی زبان ’’جُولا‘‘ میں بھی کیا گیا۔ اس کے بعد ایک خادم نے حضرت اقدس علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوبصورت آواز سے پڑھا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر ’’جلسہ سالانہ کی غرض و غایت‘‘ کے عنوان سے تھی۔ اور دوسری تقریر ’’امام مہدی کی آمد‘‘ کے موضوع پر تھی۔ دونوں تقاریر کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی ہوا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبدالرشید صاحب انور مبلغ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور کارنامے کے عنوان پر کی ۔ اس تقریر کا بھی ساتھ کے ساتھ مقامی زبان میں ترجمہ نشر ہوتا رہا۔ پانچ بج کر پانچ منٹ پر یہ اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس جو کہ مجلس سوال وجواب کی صورت میں تھا نماز عشاء کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مقامی زبان میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی جس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مردوں اور عورتوں کی طرف سے مختلف سوالات کئے گئے جن کے جوابات دئے گئے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔

اختتامی اجلاس

اس جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت آئیوری کوسٹ جو دارالحکومت آبی جان سے صبح ہی تشریف لائے تھے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قبل ازیں سارے گاؤں نے اسلامی نغمے گاتے ہوئے مکرم امیر صاحب کا استقبال کیا۔

اختتامی اجلاس صبح 9 بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ ان کے تراجم مقامی زبان میں کئے گئے۔

پہلی تقریر مکرم عبدالرشید صاحب انور مبلغ سلسلہ نے ’’احمدیت یعنی اسلام، امن کا پیغام‘‘ فرنچ زبان میں کی جس کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی ہوا۔ دوسری تقریر ایک مقامی معلم مکرم قاسم تورے صاحب نے ’’احمدیت اور تائیدات سماویہ‘‘ کے عنوان پر کی۔

تأثرات مہمانان کرام

اختتامی اجلاس میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ متعدد گورنمنٹ افسران کے علاوہ آٹھ دیہاتی امام اور پانچ گاؤں کے چیفس تشریف لائے۔ سب نے اپنے خطاب میں احمدیت کے کاموں کو سراہا اور جلسہ میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔

دابو شہر کے پولیس کمشنر ایک گھنٹے کا سفر طے کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے ۔ انہوں نے بھی اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا کہ یہ ایک پُر امن جماعت ہے۔

قبولیت دعا کا نشان

گراں لاؤ(Grand Lahou) شہر کے میئر صاحب نے خطاب میں کہا کہ ہمارا تعاون ہر وقت احمدیوں کے ساتھ ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کافی عرصہ سے ہمارے علاقہ میں بارش نہیں ہوئی اس لئے مچھلی کی کمی ہوگئی ہے۔ احمدی دعا کریں کہ بارش آئے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ایک دن بعد ہی رات کو بارش ہوئی اور مسلسل تین دن تک بارش ہوئی۔ الحمدللہ۔

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دابو ریجن کے جن طلبہ و طالبات نے اپنی اپنی کلاسوں میں نمایاں پوزیشنز حاصل کی تھیں ان میں انعامات تقسیم کئے ۔ اس جلسہ میں آٹھ جماعتوں سے کل 645افراد جماعت شامل ہوئے جن میں 30 نومبائعین شامل تھے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے صد سالہ خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی جس کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی ہوا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ سالانہ کے ایمان کو بڑھائے اور جلسہ دابو ریجن میں احمدیت کی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

صنعتی میلہ میں جماعت کا بکسٹال

دابو شہر میں گورنمنٹ انتظامیہ کے تحت ہر سال ماہ دسمبر میں ایک صنعتی میلہ منعقد کیا جاتا ہے جس کا انتظام شہر کے میئر کے سپرد ہوتا ہے۔ اس میلہ میں دابو شہر کے بڑے بڑے تاجروں کے علاوہ بعض کپڑوں اور جوتوں کے تاجر نائیجر، مالی اور گنی وغیرہ ممالک سے بھی آتے ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ میلہ بہت بڑا اور تاجروں کے لئے کافی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

اس سال یہ میلہ 22ردسمبر 2007ء تا 2رجنوری 2008ء منعقد ہوا۔ اس نمائش میں جماعت بھی اسٹال لگاتی ہے ۔ امسال میں انتظامیہ سے اس سٹال کی منظوری کے لئے درخواست دی جس کو منظور کر لیا گیا۔ چنانچہ ہم نے بکسٹال کے لئے میلہ کی Main Entrence کے ساتھ ہی جگہ پسند کی جس کی اجازت بھی دے دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 21ردسمبر 2007ء کو صبح کے وقت دعا کے ساتھ اسٹال لگانا شروع کیا اور ایک خوبصورت سٹال جس کے اوپر کلمہ طیبہ کا ایک بڑا اور خوشنما بینر لگا ہوا تھا۔ یہ بک سٹال مین جگہ پر ہونے کی وجہ سے ہر خاص وعام کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس لئے اکثر افراد میلہ میں داخل ہوتے ہی ہمارے بکسٹال میں آجاتے ۔ ایک اندازہ کے مطابق اس بکسٹال پر 13 پادری صاحبان ،22 مسلمان اماموں سمیت 5000افراد نے وزٹ کیا۔

احمدیہ بکسٹال اس میلہ میں واحد سٹال تھا جہاں اسلامی کتب رکھی گئی تھیں۔

ایک وزیٹر نے بتایا کہ مَیں گھانا سے آیا ہوں اور وہاں احمدیوں کو جانتا ہوں۔ اور اس میلہ میں یہ سٹال دیکھ کر خوشی ہوئی۔

میلہ کے دوران کل 500 کی تعداد میں جماعتی تعارف پر مشتمل پمفلٹ دئے گئے ۔ اس بکسٹال کو یہ بھی اہمیت حاصل ہے کہ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر ومبلغ انچارج آئیوری کوسٹ آبی جان سے تشریف لائے ۔ اسی طرح دابو شہر کے پولیس کمشنر بھی اس سٹال کو دیکھنے کے لئے آئے۔ مکرم امیر صاحب نے پولیس کمشنر صاحب کو جو مسلمان ہیں مختلف جماعتی لٹریچر پیش کیا۔

اس بکسٹال میں اللہ کے فضل سے ایک لاکھ پچیس ہزار سات سو پچاس فرانک سیفا کی کتب فروخت ہوئیں۔ ان کتب میں سب سے زیادہ نماز فرنچ ترجمہ کے ساتھ فروخت ہوئی۔

اس سٹال پر روزانہ دو مقامی معلمین بھی ہوتے تھے جو مقامی زبان جُولا (Jula) اور فرنچ میں لوگوں کو جماعتی تعارف کرواتے۔ بکسٹال کے دوران مسلمان اور عیسائیوں سمیت کل چارصد افراد کو جماعتی تعارف کروایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دئے۔

بکسٹال کے دوران 2008ء کا مبارک سال جو کہ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال ہے شروع ہوا تو دابوریجن کے تمام افراد کو بکسٹال سے صد سالہ خلافت جوبلی کا دعائیہ کیلنڈر اور کتاب ’’برکات خلافت‘‘ فرنچ زبان میں خریدنے کی تلقین کی گئی۔

چنانچہ 235احمدی گھرانوں تک صد سالہ خلافت جوبلی کے دعائیہ کیلنڈر اور برکات خلافت کی کتب پہنچائی گئیں۔ الحمدللہ۔

امسال بکسٹال کے ذریعہ دابوریجن کے گورنمنٹ افسران جن میں گورنر، نائب گورنر، کمانڈر ملٹری پولیس، پولیس کمشنر، میئر، ڈائریکٹر بجلی، ٹیلیفون، واٹر سپلائی اور تمام گورنمنٹ سکولوں کے ڈائریکٹر صاحبان کو جماعت احمدیہ کی طرف سے نئے سال کی مبارکباد سمیت جماعتی تعارف پر مشتمل پمفلٹ اور کتب کے تحائف دئے گئے۔

اللہ تعالیٰ اس سٹال کے ذریعہ دابو ریجن میں احمدیت کی ترقی کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ہماری روزمرہ غذا میں زِنک کی افادیت

(ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب)

زنک (Zinc) ہمارے جسم سے کاربن ڈائی آکسائیڈ (جو کہ ہمارے سانس لینے کے عمل کے دوران پیدا ہوتی ہے) کو نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے اور زخموں کو جلدی ٹھیک کرنے میں مدد دیتا ہے اس کے علاوہ یہ ہیموگلوبن (Haemo Globin) بنانے میں مدد دیتا ہے جو کہ ہمارے خون کا ایک اہم جزو ہے۔ زنک مختلف غذاؤں میں مختلف مقدار میں پایا جاتا ہے۔ خصوصاً مچھلی اور جھینگے وغیرہ اس کے اہم ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ گندم، گوشت، پھلیاں، مونگ پھلی، چاول، دودھ اور پنیر وغیرہ میں بھی زنک پایا جاتا ہے۔

اگر ہماری غذا میں اس کی کمی ہو تو کئی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔ مثلاً سانس کی بیماری، ہیضہ، نظر کی کمزوری، جلد کی بیماریاں وغیرہ۔ اس کے علاوہ انسانی جسم کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت سے افراد جن کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔ وہ زنک کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔

یہ بات واقعی باعث حیرت ہے کہ یہ چھوٹا سا غذائی جزو کتنا اہم ہے۔ جو کہنے کو تو ایک دھات ہے مگر ہمارے جسم کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ متوازن غذا کا استعمال کریں جس میں تمام ضروری غذائی اجزاء بشمول زنک موجود ہوں۔

(بشکریہ۔ روزنامہ الفضل 2رنومبر 2007ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کے بعض ایمان افروز واقعات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24/نومبر 2006ء میں مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کے قلم سے اُن کے والد محترم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کے بعض ایمان افروز واقعات شامل اشاعت ہیں۔

☆ جنگ عظیم دوم کے دوران جب انڈونیشیا میں جنگ کی وجہ سے ہندوستان سے والد صاحب کا الاؤنس آنا بند ہوگیا تو آپ کو بارہا قرض لینا پڑتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی احمدی سے پانچ سوڈالر قرض اِس امید پر لیا کہ فلاں تاریخ تک الاؤنس آجائے گا۔ لیکن اس تاریخ تک الاؤنس نہ پہنچا اور وہ صاحب جن سے قرض لیا تھا وہ آن پہنچے۔ آپ نے اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا اور دل میں دعائیں کرنے لگے۔ اسی اثناء میں آپ کے ایک ہمسائے سکھ سردار تشریف لائے اور آپ کو بلاکر آپ کی جیب میں پانچ سوڈالر ڈالے اور کہا کہ مولوی جی! میرے پانچ ہزار ڈالر کوئی کھا گیا تھا اور میں نے نیت کی تھی کہ اگر وہ مل گئے تو اس میں پانچ سوڈالر آپ کو دوں گا۔ آج وہ پیسے مجھے مل گئے ہیں۔ آپ نے جب وہ پیسے قرض خواہ کو لوٹائے تو انہوں نے بھی پیسے لینے سے انکار کردیا۔ اس پر آپ نے کہا کہ یہ پیسے تو آپ کے لئے ہی آئے ہیں، میرے لئے تو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

☆ محترم مولوی صاحب نے جنگ میں قحط کے دوران بچوں کو شکرقندی کھلا کر سلا دیا اور خود دونوں میاں بیوی بھوکے رہ کر دعا کرنے لگے کہ یا اللہ! ہم نے بچوں سے وعدہ کیا ہے کہ صبح چاول کھلائیں گے مگر یہاں تو کچھ بھی کھانے کو نہیں۔...... اسی دوران دروازہ کھٹکا تو آپ نے پوچھا کون؟ جواب ملا: عبدالرحمٰن۔ (عبدالرحمٰن ایک مخلص احمدی تھے)۔ مولوی صاحب باہر نکلے۔ بلیک آؤٹ کی وجہ سے اندھیرا تھا گو آپ نے پہچانا تو نہیں لیکن اُنہیں اندر آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جلدی میں ہوں، آپ یہ رکھ لیں۔ اور ایک تکیہ کا غلاف چاولوں سے بھرا ہوا پکڑا دیا۔ اگلے جمعہ کو جب آپ نے عبدالرحمٰن صاحب کو تکیہ کا غلاف واپس کیا تو وہ حیرانی سے بولے کہ میں نے تو نہیں دیا۔ آپ نے انہیں یاد دلایا کہ ایسے رات کو آپ ہمیں اس میں چاول دے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو نہیں دیئے اور اتنی رات گئے تو میں جنگ کے دنوں میں گھر سے بھی نہیں نکلتا۔

☆ محترم مولوی صاحب کی بیٹی امۃ السلام کی پیدائش کے دنوں میں بہت پریشانی تھی اور پیسے بالکل نہیں تھے۔ اسی دوران آپ کے بیٹے (راقم الحروف) کو کھیلتے کھیلتے روشن دان میں بنے ہوئے ایک خفیہ دراز سے کافی رقم گلڈرز کرنسی کی شکل میں ملے۔ دراصل یہ مکان جنگ کی وجہ سے ڈَچ لوگ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ مولوی صاحب رقم لے کر راشن خریدنے بازار تشریف لے گئے لیکن جنگ کی وجہ سے دکانیں خالی ہوچکی تھیں۔ وہاں ایک تاجر سکھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پنجابی بھائی دیکھ کر پوچھا کہ یہاں کیسے آئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ راشن لینے آیا ہوں۔ سکھ نے پنجابی میں کہا کہ یہاں آپ کو کچھ نہیں ملے گا، آپ میرے ساتھ چلیں۔ چنانچہ وہ آپ کو گاڑی میں اپنے ساتھ لے گئے اور گودام سے کافی راشن دلوادیا۔ اور آپ نے اس میں تھوڑا حصہ رکھ کر باقی غرباء میں تقسیم کروادیا۔

☆ 2 دسمبر 1949ء کو محترم مولوی صاحب ربوہ سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ربوہ سے جانے والے پہلے مبلغ تھے جن کو حضرت مصلح موعودؓ نے بنفس نفیس ربوہ ریلوے سٹیشن پر تشریف لاکر اپنی دعاؤں سے الوداع فرمایا۔ پھر 1969ء میں آپ ربوہ سے انڈونیشیا روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچے تو کسی معاند نے صدر سوئیکارنو کو اطلاع دی کہ ایک قادیانی مبلغ آپ کی رعایا کو گمراہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ صدر نے آپ کو بلایا تو اس ملاقات کا اُن پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ اُنہوں نے آئندہ ہر بڑی سرکاری تقریب میں آپ کو بھی بلانے کا حکم دیا اور جس نے شکایت کی تھی اس کو وارننگ دی گئی۔

☆ سنگاپور کی یونیورسٹی کی طرف سے اسلام پر لیکچر دینے کے لئے جب پہلی بار آپ کو بلایا گیا تو بعد میں یونیورسٹی کی طرف سے بطور معاوضہ دوسو ڈالر کا چیک بھجوایا گیا لیکن آپ نے وہ چیک واپس کردیا اور حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس عمل کو سراہا۔ بعد میں آپ نے بے شمار لیکچر یونیورسٹی کی دعوت پر جا کر دیئے۔

۞ ۞ ۞

ڈارون

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24/نومبر 2006ء میں عظیم سائنسدان ڈارون اور اُس کے کام کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

چارلس رابرٹ ڈارون 12 فروری 1809ء کو اُسی دن انگلستان میں پیدا ہوا جس دن امریکہ میں ابراہیم لنکن پیدا ہوا۔ ڈارون کا گھرانہ خوشحال اور مشہور تھا۔ پہلے اسے طب کی تعلیم کے لئے ایڈنبرا بھیجا گیا لیکن جب معلوم ہوا کہ وہ طب کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف رجحان نہیں رکھتا تو اسے پادری بنانے کے لئے کیمبرج بھیج دیا گیا لیکن اس کی اصل دلچسپی مناظر قدرت سے لطف اٹھانے اور حشرات الارض جمع کرنے میں تھی۔ چنانچہ 1931ء میں ڈارون کو ''بیگل'' نامی ایک جہاز پر جنوبی امریکہ اور دوسرے ملکوں کے سفر کا موقع ملا۔ اس کا کام یہ تھا کہ وہ تمام ساحلوں اور دوسرے مقامات سے نباتات وحیوانات کے نمونے جمع کرے۔ یہ سفر 27 دسمبر 1831ء کو شروع ہوا اور کوئی پانچ سال جاری رہا۔ اس سفر کے دوران اُسے تاہیتی، نیوزی لینڈ، تسمانیہ، آسٹریلیا، سینٹ ہیلینا، جزائر ایسنشن (Ascension Island) جزائر کیپ وردے اور ایزورز جانے کا موقع ملا۔ ان علاقوں میں اس نے بیشمار زندہ اور مردہ جانوروں کی باقیات دیکھیں۔ اس نے دیکھا کہ گالاپاگوس جزیروں میں ہر جزیرے کی فنچ نما چڑیا کی اپنی ایک خاص قسم ہے اس نے فنچوں کی تقریباً 14 قسمیں دیکھیں جن میں سے ہر ایک دوسرے سے قدرے مختلف تھیں۔ کسی کی چونچ لمبی، کسی کی چھوٹی، کسی کی پتلی اور کسی کی مڑی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ سوچنے لگا کہ ہر جزیرے پر چڑیوں کی ایک خاص نوع کیوں آباد ہے۔ کیا ابتدا میں صرف ایک ہی نوع تھی جو اپنی خاص ضرورتوں کے لحاظ سے مختلف انواع میں بٹ گئی؟۔ یعنی ہر نوع کی چونچ، اس کی غذائی ضرورت مثلاً دانے اور کیڑے مکوڑوں کے حصول کے لئے ایک خاص شکل کی بن گئی۔ اور کیا یہ ممکن ہے کہ ایک نوع دوسری نوع میں تبدیل ہوجائے۔

پھر اس نے جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا میں پائے جانے والے مختلف جانوروں کا تقابل کیا۔ جب وہ وطن واپس لوٹا تو انواع کی ان تبدیلیوں پر چندسال تک غور کرتا رہا۔ اِس مسئلے کا حل اُسے مالتھس کے مشہور نظریہ آبادی میں ملا۔ مالتھس نے لکھا تھا کہ نسل انسانی میں بعض مثبت مزاحمتوں کی بنا پر تخفیف ہوجاتی ہے۔ مثلاً بیماریاں، حوادث، جنگ، قحط وغیرہ۔ یہ پڑھ کر ڈارون کو خیال آیا کہ جانور اور پودے بھی ایسے ہی عوامل کا ہدف بنتے ہوں گے اور اُن میں سے وہ معدوم ہوجاتے ہوں گے جو دوسروں کے مقابلہ میں ماحول کے مطابق نہیں ہوں گے۔

ڈارون نے 1844ء میں اپنے نظریے پر ایک کتاب لکھنی شروع کی اور 1858ء تک اس کی تحریر میں مصروف رہا۔ اسی دوران ایک شخص الفریڈ رسل ویلس نے اپنا مسودہ ملاحظہ اور تنقید کے لئے ڈارون کے پاس بھیج دیا تو ڈارون نے دیکھا کہ یہ تو بالکل اسی کے خیالات تھے۔ ویلس کو بھی اپنے نظریہ کی کنجی مالتھس کے نظریہ آبادی سے ملی تھی۔ ڈارون نے ویلس کا مسودہ بھی Linnaean Society کے رسالہ میں شائع کروادیا اور خود اپنی کتاب کو مفصل لکھنے کی بجائے اس کا خلاصہ تیار کرنے لگا۔ 24/نومبر 1859ء کو اُس کی کتاب "Origin of Species" کا پہلا ایڈیشن جو صرف 1250 کاپیوں پر مشتمل تھا، شائع ہوا تو تمام کاپیاں اُسی دن فروخت ہوگئیں۔ ڈارون کی وفات تک صرف انگلستان میں اس کتاب کی 24 ہزار کاپیاں فروخت ہوچکی تھیں۔ اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ ہی مخالفت کا ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس بحث میں ٹی ایچ ہکسلے ڈارون کے حامیوں کا اور پادری دلیر عورس مخالفوں کا سرگروہ تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ اگر ڈارون کا نظریہ درست ہے تو پیدائش کائنات کی جو کیفیت بائبل میں پیش کی گئی ہے وہ درست نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ کلیسا نے ڈارون کے نظریے کو مذہب کے لئے خطرناک بتایا۔ اگرچہ ڈارون نے نظریے کا اطلاق انسان پر کرنے میں بے حد احتیاط برتی تھی۔ تاہم اس کے خلاف الزام عائد کردیا گیا کہ مصنف نے انسانوں کو بندروں کی اولاد ظاہر کیا ہے۔

1871ء میں اس کی دوسری کتاب The Descent of Man شائع ہوئی۔ اس کتاب نے جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کیا۔ مذہب اور سائنس کے درمیان ایک ختم نہ ہونے والی بحث چھڑگئی۔ پادریوں نے اس پر الزام لگایا کہ وہ بائبل کی تعلیمات کا مخالف ہے۔ کئی مناظرے منعقد ہوئے لیکن اُس نے اپنے تجربات کا سلسلہ جاری رکھا اور نظریہ ارتقاء کے علاوہ نباتات پر بھی بہت سی تحقیقات کیں اور کئی مفید کتابیں لکھیں۔ 19/اپریل 1882ء کو اس کا انتقال ہوگیا اور انگلستان کے مشہور قبرستان ویسٹ منسٹر ایبے میں دفن کیا گیا۔

جماعت احمدیہ ڈارون کے اس نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتی کہ انسان بندر سے ترقی کرکے انسان بنا ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ انسان کی پیدائش ارتقاء سے ہوئی ہے لیکن یہ نہیں ہوا کہ وہ یکدم پیدا ہوگیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''انسان، انسان کی حیثیت سے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ بندروں کی کسی قسم سے ترقی کرکے انسان بنا جیسا کہ ڈارون کہتا ہے''۔ (سیر روحانی ص 24)

۞ ۞ ۞

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/مارچ 2007ء میں شائع ہونے والی مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی نظم ''نوید فتح'' سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

یقیں محکم ہے اس حسنِ حسیں پر
نوید فتح لکھی ہے جبیں پر
وہ مجھ سے بڑھ کے مجھ کو جانتا ہے
کہ آئے رشک مجھ کو اس ذہیں پر
حدوں سے ماورا ہے عشق تیرا
نگاہیں اس کی زلف عنبریں پر
گزرجائیں گے جاں سے اس سے پہلے
کہ انگلی کوئی اٹھے اس حسیں پر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 31/اکتوبر 2006ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب پیش ہے:

ظلم اور جبر کی ہر رسم مٹا دی جائے
چار سُو سیج محبت کی سجا دی جائے
ختم ہوجائے جہالت کے اندھیروں کا وجود
اپنے ماحول کو کچھ ایسی جلا دی جائے
اب کسی طور تو یہ حبس کا موسم گزرے
آؤ اس شہر میں اُلفت کو ہوا دی جائے
یوں سرِ دار لگاتا ہے جو حق کا نعرہ
کیوں اُسے جرمِ صداقت کی سزا دی جائے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
25th April 2008 – 1st May 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 25th April 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:00	Ahmadiyyat and Science: a talk with Dr Masood-ul-Hassan Noori.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 6th May 1998.
02:30	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th December 1997.
03:40	Al Maa'idah
04:00	Huzoor's Tours
05:10	Mosha'airah: an evening of poetry
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 13th January 2008.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 89
08:30	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:15	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 15th April 1994.
10:05	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat & MTA News
14:10	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon [R]
17:20	Spotlight: An Interview with Dr Ahsan-ul-Haq, hosted by Ahmad Mubarak. Part 1.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News Review Special
21:10	The Casa Loma: a guided tour through the Casa Loma castle in Canada.
21:45	Friday Sermon [R]
23:00	Urdu Mulaqa'at: Session no. 10 [R]

Saturday 26th April 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 89
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th May 1998.
02:20	Friday Sermon: recorded on 25th April 2008.
03:30	Spotlight: An Interview with Dr Ahsan-ul-Haq, hosted by Ahmad Mubarak. Part 1.
04:40	The Casa Loma
05:05	Urdu Mulaqa'at: Session no. 10, recorded on 15th April 1994.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 13th January 2008.
08:05	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
09:05	Friday Sermon: recorded on 25th April 2008 [R]
10:10	Indonesian Service
11:00	French Service
12:05	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:05	Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
16:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd December 1995. Part 2.
18:00	Ken Harris Oil Painting: Part 7.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:10	Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
22:55	Friday Sermon: recorded on 18th April 2008 [R]

Sunday 27th April 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Ken Harris Oil Painting.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th May 1998.
02:30	Seerat Sahabah Hadhrat Masih Maood (as)
03:25	Friday Sermon: recorded on 25th April 2008
04:30	Mosha'airah: an evening of poetry focusing on the Khilafat Jubilee.
05:20	Ken Harris Oil Painting
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 19th January 2008.
08:05	Ahmadiyya Peace Village: a tour of the peace village in Canada.
08:30	Learning Arabic: lesson no. 21.
09:00	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to India.
10:00	Indonesian Service
10:55	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 9th February 2007.
11:35	Rome: a tour of various monuments and fountains in Rome, Italy.
12:00	Tilaawat & MTA News
12:55	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:55	Friday Sermon: Rec. 25th April 2008.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:05	Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
17:10	Rome [R]
17:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd May 1984.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10	Pakistan National Assembly 1974 [R]
23:00	Rome [R]
23:20	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 28th April 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Ahmadiyya Peace Village
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th May 1998.
02:35	Friday Sermon: recorded on 25th April 2008
03:35	Learning Arabic: lesson no. 21
03:55	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to India.
04:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd May 1984.
05:25	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class held with Huzoor. Recorded on 20th January 2008.
08:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 98
08:25	Jalsa Salana Qadian 2006: speech delivered by Hafiz Saleh Muhammad on the topic of 'The existence of God'.
09:10	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th February 1999.
10:25	Indonesian Service
11:20	Medical Matters
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon: recorded on 09/03/2007
15:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
15:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 98
16:20	Jalsa Salana Qadian 2006 [R]
16:55	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:00	Medical Matters
18:35	Arabic Service: a discussion on the topic of women in Islam, hosted by Maha Dabbous.
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th May 1998.
20:45	MTA International Jama'at Persecution News
21:20	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:20	Jalsa Salana Qadian 2006 [R]

Tuesday 29th April 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Le Francais C'est Facile: lesson no. 98
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th May 1998.
02:50	Friday Sermon: rec. 9th March 2007.
03:40	Medical Matters
04:20	Rencontre Avec Les Francophones
05:25	Jalsa Salana Qadian 2006
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor, recorded on 26th January 2008.
08:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd May 1984.
08:30	MTA Travel: a visit to Tunis.
09:00	Apollo Moon Landing
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:00	Tilaawat, Dars & MTA News
13:00	Bangla Schomprochar
14:05	Jalsa Salana Spain 2004: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 8th January 2005.
15:00	Children's Class [R]
16:00	Question and Answer session [R]
16:35	Apollo Moon Landing
17:35	Poem Recital Competition
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Children's Class [R]
22:15	MTA Travel: Tunis [R]
22:25	Jalsa Salana Spain 2004 [R]
23:15	Poem Recital Competition

Wednesday 30th April 2008

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 22
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd June 1998.
02:35	Apollo Moon Landing
03:50	Question and Answer Session
04:20	Poem Recital Competition
05:05	Jalsa Salana France 2004: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 8th January 2005.
06:05	Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor recorded on 27th January 2008.
08:05	Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th May 1984.
09:35	Art and Pottery: how to make Clay pots
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilaawat & MTA News
12:40	Bangla Shomprochar
13:40	From the Archives: Friday sermon recorded on 21st March 1986.
14:40	Jalsa Salana UK: speech delivered by Naseem Mehdi about spreading the message of Islam, at Jalsa Salana UK 1990.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:25	Lajna Magazine
17:00	Seerat Hadhrat Masih Maood (as) [R]
17:40	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 3rd June 1998.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15	Art and Pottery [R]
23:00	From the Archives: Friday sermon recorded on 21st February 1986. [R]

Thursday 1st May 2008

00:00	Tilaawat, Documentary & MTA News Review
01:00	Hamaari Kaenaat
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 3rd June 1998.
02:25	Art and Pottery
02:55	Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
03:30	From the Archives
04:40	Lajna Magazine
05:20	Jalsa Salana UK
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 13th January 2008.
08:10	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 10th July 1994.
09:20	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India
10:05	Indonesian Service
11:20	Pushto Service
12:00	Tilaawat, Dars & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded 16/12/1997.
15:15	Huzoor's Tours[R]
16:00	English Mulaqa'at: recorded 10th July 1994 [R]
17:10	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Live Arabic Service
20:15	MTA Interntional News Review
21:05	Ahmadiyyat and Science: a talk with Dr Masood-ul-Hassan Noori.
21:35	Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 220, recorded on 16th December 1997.
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 Friday 18 April, 2008 Issue No. 16

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

عالمی جماعت احمدیہ کا جہاد کبیر

برصغیر کے مشہور ادیب وفاضل علامہ نیاز فتح پوری (1884ء۔1986ء) کا مجاہدین احمدیت کو زبردست خراج تحسین:

’’آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردانِ خدا اسلام کی صحیح تعلیم ...... کی نشرواشاعت میں مصروف نہ ہوں...... اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اُسی وقت یورپ وافریقہ وایشیا کے ان بعید وتاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے چلے جارہے ہیں‘‘۔(ملاحظات نیاز صفحہ45)۔

دنیا میں آج حاملِ قرآن کون ہے ؟
اگر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے؟

☾☾☾☾☾

حضرت مصلح موعودؓ کی پُرشوکت پیشگوئی

’’آج دنیا کے ہر براعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں ...... ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جارہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کررہے ہیں۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں خواہ کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت روک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا‘‘۔

(دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی صفحہ 499-500طبع دوم)

☾☾☾☾☾

محمدیؐ فوجوں کا روحانی سپہ سالار

سیدنا حضرت مسیح موعود امام الزمانؑ کے عالی منصب پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورتِ انبساطی پیدا ہوجاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے۔ مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک اور خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتَو ہوگا جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور اگر چونہ اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اور بھی زیادہ چمکتی ہے اور اگر اس میں آئینے نصب کئے گئے ہوں تو ان کی روشنی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ آنکھ کو تاب نہیں رہتی۔ مگر دیوار دعویٰ نہیں کرسکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ میں ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام ونشان نہیں رہتا۔ پس ایسا ہی تمام الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے کوئی ابتلا نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے۔ اور خدا نخواستہ اگر کوئی اس الٰہی راز کو نہ سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سن کر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پھر اوّل ایسا شخص امام سے استغنا ظاہر کرتا ہے اور پھر استغنا سے اجنبیت پیدا ہوتی ہے اور پھر اجنبیت سے سوءظن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر سوءظن سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پھر عداوت سے نعوذ باللہ سلب ایمانی تک نوبت پہنچتی ہے‘‘۔

ازاں بعد ارشاد فرمایا:

’’امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولّی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور بایں ہمہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اُس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے‘‘۔(ضرورت الامام)

☾☾☾☾☾

سعودی مفتیٔ اعظم وسربراہ علماء کونسل اور جہاد کے نام پر دہشتگردی کرنے والے مُلّاں

روزنامہ ’’اُمّت‘‘ کراچی کے شمارہ 7؍ستمبر 2007ء کے صفحہ 7 کی ایک عبرت انگیز خبر جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل وحی ربّانی کی صداقت کا سورج چڑھ گیا ہے ۔ اللہ جلّشانہ نے 1905ء میں اپنے مقدس مسیح کو الہاماً خبر دی:

’’جو شخص تیری طرف تیر چلائے گا مَیں اُسی تیر سے اس کا کام تمام کردوں گا‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 78)

کسے معلوم نہیں 7؍ستمبر 1974ء کے اسمبلی ڈرامہ کے پیچھے سعودی عرب کی حکومت اور اس کے مفتیٔ اعظم اور سنگدل مُلّاؤں کا سب سے بڑا ہاتھ تھا جنہوں نے ختم نبوت کے تقدس کو پارہ پارہ کیا اور استعماری طاقتوں کے اشارہ پر جماعت احمدیہ کا نام ونشان تک مٹا دینے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مگر پیش آمدہ حالات نے ایک بار پھر حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ ؎

خدا رسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُر رعب وپُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ187)

چنانچہ اسمبلی کے رسوائے عالم فیصلہ کے اگلے ہی سال ’’امیر المومنین‘‘ بننے کا خواب دیکھنے والے جلالت الملک اور ’’خادم حرمین‘‘ صاحب اپنے ہی بھتیجے کی گولی سے تڑپتے ہوئے چل بسے اور اب سعودی مفتی اور علماء حرمین کے سربراہ اپنے پالتو دہشتگرد مُلّاؤں کے شکنجہ میں آچکے ہیں جس کا ناقابل تردید ثبوت درج ذیل خبر سے ہمیں ملتا ہے:

’’ریاض مانیٹرنگ ڈیسک: سعودی عرب کے مفتیٔ اعظم اور سپریم کونسل کے سربراہ کے قتل کی سازش ناکام بنادی گئی ہے۔ سعودی روزنامے کی رپورٹ کے مطابق 28 انتہا پسندوں نے مفتیٔ اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ اور سپریم علماء کونسل کے سربراہ شیخ صالح الفوزان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جنہیں گرفتار کرلیا گیا۔ مفتیٔ اعظم نے نوجوانوں کو عراق اور افغانستان میں جاری جنگ میں حصہ لینے سے منع کیا تھا کہ انتہا پسند جہاد کے نام پر نوجوانوں کو غلط ستعمال کررہے ہیں‘‘۔

(روزنامہ ’اُمّت‘ کراچی 7؍ستمبر 2007ء صفحہ 7)

سعودی مفتی اور دوسرے علماء عرب وعجم ہی نے موتمر عالم اسلامی کے ذریعہ 8؍اپریل 1974ء کو رسوائے عالم قرارداد پاس کروائی۔ قرارداد میں تمام حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ احمدیوں کی سرگرمیوں پر قانوناً پابندی لگائی جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے‘‘۔(ایضاً)

اس میں ایک الزام افراد جماعت احمدیہ پر یہ لگایا گیا تھا کہ قادیانیت ایک تخریبی جماعت ہے اور وہ ابطال جہاد کی مجرم ہے۔ (البلاد جدہ مورخہ 22؍ربیع الاول 1394ھ مطابق 14؍اپریل 1974ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولویوں اور جس تصور جہاد کو غیر اسلامی اور باطل قرار دیا تھا مگر اس پر آپ کی تکذیب کی گئی اور آپ کو اسے باطل قرار دینے والے اب خود اپنے ان دہشتگرد جہاں مُلّاؤں سے نالاں ہیں۔ جو تیر مسیح پاکؑ کی طرف انہوں نے چلائے وہی تیر اب واپس ان پر پلٹ رہے ہیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُوْلِی الْاَبْصَار۔ ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار ونزار

☾☾☾☾☾

ہلاکو خان مارکہ ’’اسلام‘‘ کے ہیڈ کوارٹر اور مسجد میں شراب واسلحہ

روزنامہ اُمّت کراچی 7؍دسمبر 2007ء میں سوات خبر رساں ایجنسیوں کے حوالہ سے ایک خبر کا خلاصہ:

’’سوات میں سیکورٹی فورسز (پاکستان) امام ڈھیری میں مولانا فضل اللہ کے ہیڈ کوارٹر پر کنٹرول سنبھال لیا۔ سیکورٹی فورسز نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ انہوں نے مولانا فضل اللہ کے ہیڈ کوارٹر سے شراب کی بوتلیں بھی برآمد کیں۔ سوات میں آپریشن انچارج میجر جنرل جنجوعہ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس بات کا افسوس ہے کہ:

’’عسکریت پسندوں نے اسے مدرسہ اور مسجد کے طور پر استعمال نہیں کیا بلکہ اس میں اسلحہ اور بم تیار ہوتے رہے‘‘۔ (ایضاً صفحہ 7)